www.KitaboSunnat.com

بارے میں اور امام مہدی کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کے خلاف جہاد کی تیاری کے سلسلے میں ارشاد فرمایا:

''دجال مدینہ کے قریب آ کر اس کے بیرونی علاقے پر قابض ہو جائے گا اور مدینہ والوں کو باہر نکلنے سے روک دے گا، پھر وہ بیت المقدس میں جبل ایلیاء کے پاس آئے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کرلے گا۔ مسلمان اس کے باعث شدید مشکلات کا سامنا کریں گے۔ بالآخر مسلمانوں کے امراء کہیں گے: تم لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ اٹھو اور اس شیطان کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے رب سے جا ملو، یا پھر تمھیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ وہ دجال سے لڑائی کے بارے میں مشورہ کریں گے، جیسے ہی صبح ہوگی، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی تشریف لے آئیں گے۔[1]

دجال کا سامنا کرتے وقت مسلمان کو کیا کرنا چاہیے؟

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''...... اس کی آنکھوں کے درمیان ''ک،ف،ر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر مومن اسے آسانی سے پڑھ لے گا۔ تم میں سے جو کوئی اسے پائے اسے چاہیے کہ اس کے چہرے پر تھوک دے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ اسے ایک (مومن) آدمی پر تسلط دیا جائے گا جسے وہ قتل کر کے

[1] المستدرك للحاكم: 4/529، وصححه، وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر زندہ کر دے گا۔“ [1]

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ ایک صحابیِ رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تمھارے دنیا سے جانے کے بعد گمراہ کن دجال ظاہر ہوگا۔ اس کے سر کے بال سخت کھردرے اور موٹے ہوں گے۔ وہ کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ جس نے یہ سن کر کہا: بلکہ اللہ ہمارا رب ہے، اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا اور تجھ سے بچنے کے لیے ہم اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ مانگتے ہیں تو ایسے شخص پر دجال کو کوئی غلبہ حاصل نہ ہو سکے گا۔ [2]

بلادِ شام میں دجال کی ہلاکت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ»

”مسیح دجال مشرق کی جانب سے آئے گا۔ اس کا ارادہ مدینہ میں داخل ہونے کا ہوگا مگر وہ جبل اُحد کے پیچھے ہی ڈیرا لگا لے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے۔ وہاں ہی وہ ہلاک کر دیا جائے گا۔“ [3]

---

[1] المستدرك للحاكم: 4/580، وقال: صحيح على شرط مسلم. [2] مسند أحمد: 5/410، بإسناد حسن. [3] صحيح مسلم، الحج، حديث: 1380.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ» [1]

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دجال کو ''باب لد'' میں قتل کریں گے۔'' [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے، جب صفیں درست کر لیں گے تو نماز کا وقت ہو جائے گا۔ عین اسی وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مشرقی دمشق میں سفید مینار کے قریب دو رنگ دار کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے پروں پر اپنی ہتھیلیاں رکھے ہوئے نزول فرمائیں گے۔ وہ جب سر جھکائیں گے تو اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر مبارک کو اوپر اٹھائیں گے تو اس سے پانی کے چمکدار قطرے موتیوں کی طرح جھڑیں گے۔ جیسے ہی کوئی کافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو پائے گا اسی وقت مر جائے گا۔ ان کے سانس کی خوشبو

---

1 ''باب لد''، فلسطین کے نواح میں واقع بیت المقدس کی ایک بستی ہے۔

2 جامع الترمذي، الفتن، حديث: 2244، وقال: حديث حسن صحيح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد نگاہ تک جائے گی۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی حدِ نگاہ تک جو کوئی بھی کافر ہوگا زندہ نہ رہ سکے گا۔

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی خبر دی کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مسلمان نماز کی تیاری کر چکے ہوں گے، ان کے قائد و امام مہدی ہوں گے۔ امام مہدی نماز کی امامت کے لیے مصلے پر کھڑے ہی ہوں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ۔ امام مہدی فوراً الٹے پاؤں پیچھے آ جائیں گے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی سے افضل ہیں اس لیے امام مہدی چاہیں گے کہ افضل شخصیت نماز میں امامت کرائے) لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ مہدی کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر فرمائیں گے: آپ آگے بڑھ کر امامت کرائیے، یہ اقامت آپ ہی کے لیے کہی گئی ہے۔ (یہ اس اُمت کے لیے اللہ کی طرف سے ایک خاص اعزاز ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا جلیل القدر پیغمبر اس امت کے ایک فرد کی امامت میں نماز ادا کرے گا۔) امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور جب وہ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ جب دروازہ کھولا جائے گا تو اس کے پیچھے دجال اپنے ستر ہزار یہودی ساتھیوں کے ہمراہ موجود ہوگا۔ ہر ایک کے پاس منقش تلوار اور سر پر تاج ہوگا۔

دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھے گا تو اس طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا جس طرح کہ پانی میں نمک۔ وہ فوراً

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بھاگ کھڑا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لدّ (یہ فلسطین میں ایک معروف مقام ہے جہاں آج کل یہودیوں نے فوجی اڈا بنایا ہوا ہے) کے قریب جا پکڑیں گے۔ دجال خبیث نمک کی طرح پگھلنے لگے گا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے پکڑ لیں گے اور نیزے سے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو دجال کا خون نیزے پر لگا ہوا دکھائیں گے۔

غرقد کا درخت۔

پھر اللہ تعالیٰ یہود کو شکست اور ذلت سے دوچار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے ہر اس چیز کو قوتِ گویائی عطا فرمائے گا جس کے پیچھے یہودی چھپیں گے سوائے غرقد کے۔ کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔[1]

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال مدینہ کے قریب آئے گا اور اس کے بیرونی علاقے پر قابض ہو جائے گا مگر اسے مدینہ کے اندر داخل ہونے سے روک دیا جائے گا، پھر وہ بیت المقدس میں جبل ایلیاء کے پاس آئے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کر لے گا۔ مسلمان اس کے باعث شدید مشکلات سے دوچار ہوں گے۔ بالآخر مسلمانوں کے امراء کہیں گے: تم لوگ کس بات

[1] سنن ابن ماجہ، الفتن، حدیث: 4077 بإسناد حسن.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انتظار میں ہو؟ اٹھو اور اس شیطان کا مقابلہ کرتے ہوئے یا تو اللہ سے جا ملو، یا پھر تمھیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ وہ دجال سے لڑائی کے بارے میں مشورہ کریں گے پر جیسے ہی صبح ہوگی تو عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے۔ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھائیں گے تو کہیں گے: اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اللہ نے مسیح دجال کو ہلاک کر دیا اور مسلمان غالب آگئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے اور اس کے ساتھی شکست کھا جائیں گے۔ یہاں تک کہ درخت، پتھر اور مٹی بول بول کر کہیں گے: اے مومن! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے آؤ اور اسے قتل کر دو۔ [1]

اور ایک روایت میں ہے: ''حتی کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لدّ پر جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔'' [2]

پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ایک ایسی قوم کے پاس آئیں گے جنھیں اللہ نے دجال سے بچا لیا ہوگا۔ وہ ان کے چہروں کو پونچھیں گے اور انھیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائیں گے کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندے پیدا فرمائے ہیں جن کا مقابلہ کرنے کی ہمت کسی میں نہیں ہے، اس لیے تم میرے بندوں (اپنے ساتھیوں) کو لے کر کوہِ طور پر چلے جاؤ۔

[1] المستدرك للحاكم: 529/4 وصححه . [2] صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حديث: 2937.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا۔ ان کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا۔[1]

دجال کے مقابلے میں سب سے زیادہ سخت لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بنو تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں، میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''وہ میری امت میں دجال کے خلاف سب سے زیادہ سخت ہیں۔'' ان کی طرف سے صدقے کا مال آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔'' بنو تمیم کی ایک لونڈی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو کہ یہ اولادِ اسماعیل میں

بنو تمیم کا شجرہ		
عمرو	عمرو	زید مناۃ
الحارث الحبط	انبار	مالک
سعد	جندب	حنظلہ
نیار	عدی	مالک
عمرو	جہمہ	ابوسعود
جلدہ	منذر	ربیعہ
سیف	عبداللہ	شہاب
اوس	نما	زُہیر
عمرو	عمرو	شدّاد
یزید	حارث	نہشل
حسین	جندب	سنائی
عباد	عدی	عقبہ
ناصر ابو نصر	عبادہ	مسعود
رحمہ ابو رحمہ	سلمہ	موسیٰ
	مخرب	قاسم
	حماد	وہاب
		علاوی
		محمد

[1] دیکھیے: علامات کبریٰ میں علامت نمبر: 4۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہے۔"[1]

حضرت عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بنو تمیم کا ذکر ہوا تو ایک شخص نے کہا: یہ بنو تمیم تو اس کام سے پیچھے رہ گئے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے مزینہ کے لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: بنو تمیم پیچھے نہیں رہے، یہ انھی میں سے ہیں۔ ایک شخص نے کہا: بنو تمیم اپنے صدقات میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ اتنے میں بنو تمیم کے سرخ اور سیاہ اونٹ آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یہ میری قوم کے اونٹ ہیں۔

ایک شخص نے اللہ کے نبی ﷺ کی موجودگی میں بنو تمیم کے بارے میں کوئی نامناسب بات کہی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَقُلْ لِبَنِي تَمِيمٍ إِلَّا خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَطْوَلُ النَّاسِ رِمَاحًا عَلَى الدَّجَّالِ»

"بنو تمیم کے بارے میں اچھی بات ہی کہو، دجال کے مقابلے میں ان کے نیزے سب سے لمبے ہوں گے۔"[2]

خروجِ دجال کا انکار کرنے والے

زمانۂ قدیم میں خروجِ دجال کا انکار کرنے والے بعض گمراہ فرقوں (معتزلہ اور

[1] صحيح البخاري، العتق، حديث: 2543، و صحيح مسلم، فضائل الصحابة، حديث: 2525. [2] مسند أحمد: 4/168، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد: رجاله رجال الصحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہمیہ) کے ساتھ ساتھ جدید لوگوں میں سے دجال کا انکار کرنے والے حسبِ ذیل ہیں:

شیخ محمد عبدہ [1]

یہ کہتے ہیں: ”دجال کی حقیقت کچھ نہیں یہ صرف خرافات، دجل وفریب اور شعبدہ بازی ہے۔“ [2]

محمد فہیم ابو عبیہ [3]

انھوں نے کتاب الملاحم: (119،118/1) میں احادیث دجال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے: ”اس سے مراد فساد اور شر کا پھیلاؤ ہے۔“

بعض نے یہ کہا: دجال ظاہر تو ہوگا مگر اس کے ہمراہ فتنے اور جنت ودوزخ وغیرہ نہیں ہوں گے۔ انھی لوگوں میں علامہ محمد رشید رضا [4] بھی شامل ہیں۔ یہ صاحبِ علم وفضل ہیں مگر اس مسئلے میں غلطی کھا گئے ہیں۔ علامات قیامت میں سے کسی بھی چیز کا انکار کرنا بہت سخت غلطی ہے۔

---

[1] ان کا نام محمد عبدہ بن حسن خیر اللہ آل ترکمانی ہے۔ یہ اپنے عہد میں مصر کے مفتی اعظم تھے۔ ان کی وفات 1905ء میں ”اسکندریہ“ میں ہوئی اور ”قاہرہ“ میں دفن کیے گئے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: الأعلام للزركلي: 252/6. [2] ان کا یہ قول صاحب تفسیر المنار نے (317/3) پر نقل کیا ہے۔ [3] یہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی مشہورِ زمانہ کتاب النهاية في الفتن والملاحم کے محقق ہیں۔ [4] ان کا نام ونسب اس طرح ہے: محمد رشید بن علی رضا بن محمد شمس الدین بن محمد بہاء الدین بن منلا علی خلیفہ قلمونی بغدادی الحسینی۔ یہ شام کے شہر ”طرابلس“ کے نواحی علاقے ”قلمون“ میں پیدا ہوئے ◂◂

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

"خبردار! تمھارے بعد کچھ ایسے لوگ آنے والے ہیں جو رجم، دجال، شفاعت اور عذابِ قبر کا انکار کریں گے۔ وہ اس بات کا بھی انکار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا جبکہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔" [1]

"رجم کا انکار کریں گے" یعنی شادی شدہ زانی اور زانیہ کو پتھروں سے سنگسار کرنے کے شرعی حکم کا انکار کریں گے۔

"اور لوگوں کے جہنم سے نکال لیے جانے کا انکار کریں گے" یعنی ان موحدین کے حق میں شفاعت کا انکار کریں گے جنھیں اللہ تعالیٰ مناسب سزا دے کر جہنم سے نکال لے گا۔

◂◂ اور وہیں پلے بڑھے۔ ابتدائی تعلیم "قلمون" اور "طرابلس" میں حاصل کی، پھر 1315 ھ میں مصر کی طرف سفر اختیار کیا اور شیخ محمد عبدہ کے ساتھ منسلک ہوئے اور ان کی شاگردی اختیار کی۔ ایک بار گاڑی میں "سویس" سے "قاہرہ" آرہے تھے کہ دورانِ سفر گاڑی ہی میں انتقال کر گئے۔ ان کی مشہور ترین علمی خدمات میں سے "مجلّہ المنار" ہے جس کی (34) جلدیں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ بارہ جلدوں میں قرآن کریم کی "تفسیر المنار" بھی ہے جسے وہ مکمل نہ کر سکے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے :الأعلام للزرکلي: 126/6۔ مسیح دجال کے بارے میں ان کا کلام تفسیر المنار: (490/9) میں موجود ہے۔ [1] مسند أحمد:23/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کے متعلق آخری پانچ مسائل

① حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى، فَقَالَ: اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ؛ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ»

''کیا میں تمھیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تمھارے بارے میں دجال سے بھی زیادہ خوف ہے! وہ شرکِ خفی ہے، یعنی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو اور کوئی شخص اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہو تو وہ اسے دکھانے کے لیے اپنی نماز کو خوبصورت طریقے سے ادا کرنا شروع کر دے۔''[1]

ریاکاری ایک بہت خطرناک چیز ہے۔ ریاکاری یہ ہے کہ آدمی کوئی نیک عمل اس ارادے سے کرے کہ لوگ اس نیک عمل کے باعث اس کی تعریف وتوصیف کریں۔ یہ شرک خفی ہے اور اعمال کو برباد کردینے والی چیز ہے۔ قیامت کے دن ریاکاروں سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ جنھیں دکھانے کے لیے تم دنیا میں اعمال کیا کرتے تھے، دیکھو کیا ان کے پاس تمھارے لیے کوئی جزا ہے؟[2]

[1] مسند أحمد: 30/3، وسنن ابن ماجه، الزهد، حديث: 4204، وحسنه الألباني في صحيح الترغيب والترهيب، حديث: 27. [2] مسند أحمد: 428/5، ومجمع الزوائد، للهيثمي: 290/1، و قال: رجاله رجال الصحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلٰى أُمَّتِي مِنَ الدَّجَّالِ الْأَئِمَّةُ الْمُضِلُّونَ»

''دجال کے فتنے سے بڑھ کر مجھے اپنی امت پر جس چیز کا خوف ہے وہ گمراہ کن پیشوا ہیں۔'' [1]

گمراہی پھیلانے والے ائمہ اور قائدین امت کے لیے ایک عظیم خطرے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب معاشرے کے بڑے اور مؤثر لوگ ہی گمراہ ہوں گے تو ان کے ماتحت لوگ بھی یقیناً گمراہی میں مبتلا ہوں گے۔ گمراہ کن قائدین کبھی تو دنیوی امور سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں، جیسے: بادشاہ، امراء اور وزراء اور کبھی ان کا تعلق دینی امور سے ہوتا ہے، جیسے: علماء، واعظین اور دین کی دعوت کا کام کرنے والے لوگ۔ جب لوگوں پر گمراہ قائدین مسلط ہو جائیں تو وہ سب تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

③ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَاوَءَهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ»

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر مخالفین سے لڑتا رہے گا اور ان پر

[1] مسند أحمد: 145/5، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 624/4، حديث: 1989.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالب رہے گا، یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال سے لڑائی کرے گا۔"[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں جہاد کی تحریک ایک مسلسل تحریک ہے۔ اس کے ابتدائی اور آخری لوگ آپس میں ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ جہاد کبھی منقطع نہیں ہوگا حتی کہ امت کا آخری فرد دجال سے قتال کرے گا۔

④ فتنوں میں ثابت قدم رہنا شریعت کا ایک بنیادی اصول ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فتنۂ دجال کا ذکر کیا تو فرمایا:

«يَا عِبَادَ اللهِ! فَاثْبُتُوا»

"اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔"[2]

یہ بھی خیال رہے کہ فتنوں والی ان احادیث سے ہم نا امیدی اور عدم اعتماد کا شکار نہ ہو جائیں بلکہ ہمیں ایمان اور ثابت قدمی میں اضافے کے متمنی رہنا چاہیے۔

⑤ حدیث دجال سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ آخری زمانے میں جنگ سفید ہتھیاروں سے ہوگی۔ سفید ہتھیاروں سے تلواریں، تیر اور گھوڑے مراد ہیں۔[3]

---

[1] مسند أحمد: 437/4، وسنن أبي داود، الجهاد، حديث: 2484، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. [2] صحيح مسلم، الفتن، وأشراط الساعة، حديث: 2937. [3] اس کی تفصیل علامت نمبر (109) میں گزر چکی ہے۔
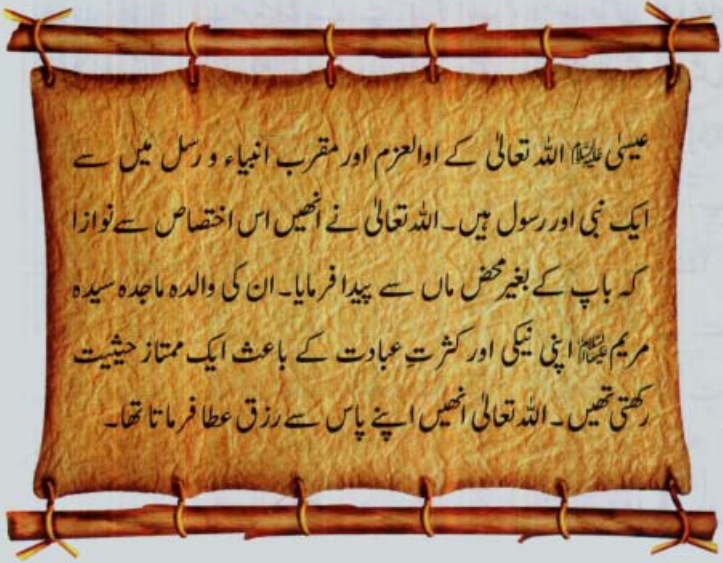
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

''زکریا جب بھی محراب (عبادت خانے) میں داخل ہوتے تو اس کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے، وہ کہتے: اے مریم! تیرے پاس یہ کہاں سے آئیں؟ وہ کہتی: یہ اللہ کی طرف سے (آئی) ہیں، بے شک اللہ جسے چاہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔'' [1]

[1] آل عمرٰن 3:37.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زکریا علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے لیے مسجد کا ایک عمدہ حصہ خاص کر دیا تھا، جہاں مریم علیہا السلام کے سوا کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ مریم علیہا السلام اس حجرے میں دن رات اللہ کی عبادت میں مصروف رہتیں۔ جب کبھی اللہ کے نبی حضرت زکریا علیہ السلام اس عبادت والی جگہ میں جاتے تو مریم کے پاس بے موسمے پھل پاتے۔ آپ پوچھتے: ﴿ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ ﴾ ''اے مریم! یہ بے موسمے پھل کہاں سے آ گئے؟'' سیدہ مریم جواب میں کہتیں: ﴿ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ ﴾ ''یہ اللہ کی طرف سے ہے۔'' ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ﴾ ''اللہ جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔''

ایک بار ایسا ہوا کہ فرشتوں نے آ کر سیدہ مریم علیہا السلام کو ایک خوش خبری سنائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ﴾

''اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کر لیا اور تجھے پاک کر دیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کر لیا۔ اے مریم! تو اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدے کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔''[1]

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ فرشتوں نے مریم علیہا السلام کو اس بات کی خوش خبری

[1] آل عمرٰن 3:42،43۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکریا علیہ السلام کی محراب جو کہ مسجد اقصیٰ کی مشہور آتش زنی میں تباہ ہو گئی تھی۔ اور بعد میں دوبارہ تعمیر ہوئی۔ یہ بات یقینی نہیں کہ یہی وہ جگہ ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے

دی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس زمانے کی تمام خواتین میں سب سے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا ہے اور اسے چن لیا ہے کہ اس کے ہاں بن خاوند کے ایک بیٹا پیدا ہو گا جو نبی ہو گا اور یہ خوش خبری بھی دے دی:

﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا﴾

''اور وہ ماں کی گود میں اور پختہ عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا۔'' [1]

یعنی وہ اپنے بچپن میں لوگوں کو اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی طرف دعوت دے گا۔ اسی طرح وہ بڑی عمر میں بھی انھیں عبادت الٰہی کی طرف بلائے گا۔ سیدہ مریم علیہا السلام کو کثرت سے عبادت، اطاعت اور کثرتِ سجود کا حکم دیا گیا تاکہ وہ اس عزت افزائی کی مستحق بن جائیں اور اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کریں۔ اللہ ان سے راضی ہو، ان پر رحم فرمائے اور ان کے والدین پر بھی رحم فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«حَسْبُكَ مِنْ نِّسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ»

''دنیا بھر کی عورتوں میں چار عورتیں افضل ترین ہیں: مریم بنت عمران،

[1] آل عمرٰن 46:3.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسیہ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد ﷺ۔'' [1]

مریم علیہا السلام کا اللہ کے حکم سے حاملہ ہونا

جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام کو خوش خبری دی کہ اللہ نے اسے منتخب کرلیا ہے اور وہ اسے ایک ایسا بیٹا عطا فرمانے والا ہے جو عزت والا، پاکیزہ، معزز و محترم نبی ہوگا، نیز اس کی معجزات کے ساتھ مدد اور تائید بھی کی جائے گی۔ یہ سن کر مریم بہت متعجب ہوئیں کہ بغیر باپ کے بچہ کس طرح پیدا ہوگا! ان کا کوئی شوہر ہی نہیں تو بچہ کیسے ہوگا! فرشتوں نے انھیں بتلایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے تو فقط یہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

مریم علیہا السلام نے اس پر سرِ تسلیم خم کردیا، اللہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور اس کے حکم کے سامنے سپر انداز ہوگئیں۔ انھیں اندازہ ہوگیا کہ اس کام میں وہ ایک بڑی کڑی آزمائش سے دو چار ہونے والی ہیں۔ لوگ ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کریں گے کیونکہ وہ حقیقت سے بے خبر ہوں گے اور بلا سوچے سمجھے ان کی نظر صرف ظاہری حالات ہی پر ہوگی۔ مریم علیہا السلام مسجد اور اپنی عبادت گاہ سے صرف اپنے ماہواری کے ایام میں باہر نکلتیں یا پھر اس وقت جب انھیں مسجد سے باہر پانی لینے یا غذا کے حصول جیسی کوئی ضرورت لاحق ہوتی۔

ایک روز وہ ایسی ہی کسی ضرورت کے تحت مسجد سے نکلیں، اللہ تعالیٰ نے بیان

---

[1] جامع الترمذي، المناقب، حديث: 3878، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 4/13، حديث: 1508.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے کہ ﴿اِذِ انْتَبَذَتْ﴾ یعنی جب مسجد اقصیٰ کی مشرقی جانب وہ اکیلی رہ گئیں۔ عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریل امین علیہ السلام کو بھیجا ﴿فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ ''وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔'' جیسے ہی مریم علیہا السلام کی نگاہ اس پر پڑی تو بے اختیار بول اٹھیں: ﴿اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾ ''میں تیرے شر سے رحمٰن کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔'' یعنی اگر تم اللہ کا خوف رکھنے والے متقی انسان ہو تو میں نے جو تمھارے شر سے اللہ کی پناہ طلب کی ہے، اس کا لحاظ کرو اور یہاں سے چلے جاؤ۔ فرشتے نے مریم علیہا السلام سے مخاطب ہو کر کہا: ﴿اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا﴾ ''میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں تاکہ میں تمھیں ایک پاک باز لڑکا عطا کروں۔'' یعنی ڈرو نہیں، میں کوئی بشر نہیں ہوں بلکہ اللہ کا فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ نے تمھاری طرف بھیجا ہے تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔ ﴿قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ﴾ ''کہنے لگیں: بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' یعنی بچے کی پیدائش کے جو ظاہری اسباب ہوتے ہیں وہ میرے ہاں مفقود ہیں۔ ﴿وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ ''مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔'' یعنی نہ میں شادی شدہ ہوں، نہ ہی میں کسی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔ ﴿قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾ ''اس نے کہا: بات تو یہی ہے لیکن تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ یہ مجھ پر بہت آسان ہے۔'' یعنی فرشتے نے اس کے تعجب کو دور کرنے کے لیے کہا: یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تم سے ایک بیٹا پیدا کرے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾ یعنی یہ کام اس کے لیے بہت آسان اور معمولی ہے کیونکہ وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔اور فرمایا: ﴿وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ﴾ ''اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دیں۔'' یعنی ہم اس بچے کی پیدائش کو انواع واقسام کی مخلوق پیدا کرنے کی اپنی قدرت پر ایک دلیل بنا دیں گے۔ اللہ عزوجل نے:

* آدم علیہ السلام کو مرد وعورت کے بغیر پیدا کر دیا۔
* حوا علیہا السلام کو عورت کے بغیر صرف مرد سے پیدا کیا۔
* عیسیٰ علیہ السلام کو عورت سے بلا مرد کے پیدا کر دیا۔
* باقی سب انسانوں کو مرد اور عورت دونوں سے پیدا کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا﴾

''اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنی ناموس کی حفاظت کی، پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی۔''[1]

یعنی جبریل امین علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماردی جس سے وہ فوراً حاملہ ہوگئیں۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا﴾

''تو ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔''

[1] التحریم 12:66.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝﴾

"تو وہ اس (بچے) کے ساتھ حاملہ ہوگئیں اور اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔" [1]

یہ اس لیے کہ سیدہ مریم علیہا السلام جب حاملہ ہوگئیں تو سخت پریشان ہوئیں۔ انھیں علم تھا کہ لوگ ان کے بارے میں بھانت بھانت کی بولیاں بولیں گے۔ جب ان پر حمل کی علامات ظاہر ہونے لگیں تو وہ لوگوں سے چھپ گئیں اور ان سے کنارہ کش ہو کر ایک دور دراز جگہ جا کر ٹھہر گئیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝﴾

"پھر دردِ زہ اسے ایک کھجور کے تنے کے پاس لے آیا اور وہ کہنے لگی: کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور (لوگوں کی یاد سے بھی) بھولی بسری ہو جاتی۔" [2]

یعنی ولادت کے درد کی شدت انھیں بیت اللحم میں کھجور کے ایک درخت کے

[1] مریم 19: 22۔ [2] مریم 19: 23۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پاس لے آئی ۔ اس وقت مریم علیہا السلام نے مذکورہ الفاظ کہے، اس لیے کہ انھیں معلوم تھا کہ لوگ ان کی بات کو سچ نہیں مانیں گے اور انھیں جھٹلائیں گے بلکہ جب وہ ان کے ہاتھوں میں نومولود کو دیکھیں گے تو اس پر بدکرداری کا الزام عائد کریں گے، حالانکہ وہ ان کے نزدیک مسجد میں رہنے والی ایک زاہدہ اور عابدہ خاتون تھیں اور ان کا تعلق نبوت اور دیانت والے خاندان سے تھا، اس وجہ سے انھیں اس قدر غم ہوا کہ وہ تمنا کرنے لگیں کہ اے کاش! وہ اس حال میں پہنچنے سے قبل ہی مر چکی ہوتیں یا پھر پیدا ہی نہ ہوئی ہوتیں۔ ﴿فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ﴾ ''تو اسے نیچے ہی سے آواز دی۔'' یعنی فرشتے نے نیچے سے آواز دی:
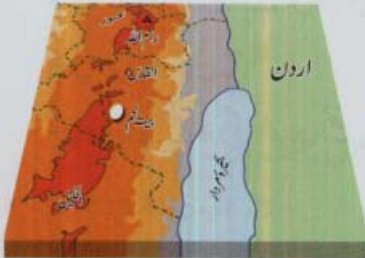
﴿اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا﴾ ''آزردہ خاطر نہ ہو، تیرے رب نے تیرے نیچے سے چشمہ جاری

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا ہے۔" یعنی اللہ نے تمھارے نیچے نہر جاری کر دی ہے جو رواں دواں ہے۔
﴿ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴾ "اور تو کھجور کا تنا اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا، چنانچہ تو کھا اور پی اور (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کر، پھر اگر تو انسانوں میں سے کسی کو دیکھے تو اس سے کہہ دینا: بے شک میں نے رحمٰن کے لیے (چپ کے) روزے کی نذر مانی ہے، لہٰذا آج میں کسی انسان سے ہرگز کلام نہیں کروں گی۔"

یعنی کھاؤ، پیو، پھر اپنے بچے کو اٹھاؤ اور قوم کے پاس چلی جاؤ۔ اگر تمھیں کوئی شخص نظر آئے تو اسے اشارے کے ساتھ کہنا: "میں نے آج اللہ کی خاطر روزہ رکھا ہوا ہے، لہٰذا میں آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔" ﴿ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَـيْـــًٔـا فَرِيًّا۝ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا۝ ﴾ "اب وہ اسے (عیسیٰ کو) لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ سب کہنے لگے: مریم! تو نے بڑی بری حرکت کی۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔" [1]

(الفریة) کے معنی ہیں: کوئی بہت ہی برا اور ناگوار کام۔

[1] مریم 19: 24-28.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ علیہ السلام گہوارے میں باتیں کرتے ہیں

جب حضرتِ مریم علیہا السلام بہت آزردہ خاطر ہوئیں اور ان کے بارے میں قوم کی باتیں بہت شدت اختیار کر گئیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ﴾ ''مریم نے اس بچے کی طرف اشارہ کیا۔'' یعنی مجھ سے سوال نہ کرو بلکہ اسی بچے سے پوچھ لو۔ تو وہ کہنے لگے: ﴿كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا﴾ ''لو بھلا ہم گود کے بچے سے کیسے باتیں کریں؟'' یعنی تم جواب کو اس بچے کے سپرد کر رہی ہو جو ابھی گود میں دودھ پیتا ہے اور کچھ نہیں جانتا۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو قوتِ گویائی عطا فرمائی:

﴿قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝﴾

''وہ (بچہ) بول اٹھا: بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور اس نے مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور جب تک میں زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکاۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ اور اپنی والدہ سے نیکی کرنے والا بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش (اور) بدبخت نہیں بنایا۔ اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ (کر کے) اٹھایا جاؤں گا۔''[1]

[1] مریم 19: 29-33.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلی بات جو عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے نکلی وہ یہ تھی: ﴿إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ﴾ ”میں اللہ کا بندہ ہوں۔“ اور یہ نہیں کہا کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ ہی کسی کو بیٹا بنایا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ہر ایک جان کی رہنمائی فرمائی۔

یہی عیسیٰ علیہ السلام کی اصل حقیقت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○ مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○﴾

”یہ ہے عیسیٰ ابن مریم، (یہی ہے) وہ حق کی بات جس میں وہ لوگ شک کرتے ہیں۔ اللہ کے لائق ہی نہیں کہ وہ کوئی بھی اولاد بنائے، وہ پاک ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لیے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔“ [1]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○﴾

”بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے، اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا، پھر اس سے کہا کہ ہو جا، تو وہ ہو گیا۔“ [2]

---

[1] مریم 19:34،35۔ [2] آل عمرٰن 3:59۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر اپنا انعام کیا اور ارشاد فرمایا:

﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَىٰةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّۦنَ أَنْ ءَامِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوٓا ءَامَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝﴾

”جب اللہ کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! تو خود پر اور اپنی ماں پر میری نعمت یاد کر، جب میں نے تجھے روح القدس (جبریل) کے ساتھ قوت دی، تو (ماں کی) گود میں اور پختہ عمر میں لوگوں سے کلام کرتا تھا اور جب میں نے تجھے کتاب وحکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تو میرے حکم سے گارے سے پرندے کی سی مورت بناتا تھا، پھر تو اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تو پیدائشی اندھے کو اور پھلبہری والے کو میرے حکم سے تندرست کرتا تھا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے (زندہ کر کے) نکال کھڑا کرتا تھا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا تھا۔ تب ان لوگوں میں سے جنھوں نے کفر کیا، انھوں نے کہا تھا: یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں اور جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ تم مجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے کہا: ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔'' [1]

عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بشارت دی۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِي اسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْبَيِّنَٰتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝﴾

''اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس (کتاب) تورات کی جو مجھ سے پہلے ہے، تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو وہ میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے

[1] المآئدۃ 5: 111,110.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ بولے: یہ تو کھلا جادو ہے۔“ [1]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل میں سے آخری نبی ہیں۔تمام انبیاء نے اپنی اپنی قوم پر اتمامِ حجت کے لیے اور اللہ کی طرف سے انعام کے طور پر انھیں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی بشارت سنائی ،آپ کا نام اور صفات اپنی قوم کو بتائیں تاکہ وہ جب بھی آپ کو دیکھیں تو پہچان سکیں،فوری ایمان لائیں اور آپ کی فرماں برداری کر سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؀﴾

”(یعنی) وہ لوگ جو اس رسولِ اُمی نبی (محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں، وہ انھیں اچھے کاموں کا حکم دیتا اور انھیں برے کاموں سے روکتا ہے اور وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا اور ان پر ناپاک چیزیں حرام ٹھہراتا ہے اور ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر گراں تھے، چنانچہ جو لوگ اس پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کی تعظیم کی اور اس کی

[1] الصف 6:61.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد کی اور اس نور (ہدایت) کی پیروی کی جو اس پر نازل کیا گیا، وہی فلاح پانے والے ہیں۔“ [1]

رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک روز عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں اپنے بارے میں کچھ بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى بِي، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ»

”میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ میں عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں۔“ [2]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾

”اور انھوں نے مکر کیا تو اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے پورا لے لوں گا اور اپنی طرف اٹھا لوں گا اور ان کافروں سے تجھے پاک کر دوں گا اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی انھیں کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔“ [3]

[1] الأعراف 157:7. [2] مسند أحمد: 127/4. [3] آل عمرٰن 3: 55,54.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝﴾

’’اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے نہ انھیں قتل کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ انھیں شبہے میں ڈال دیا گیا اور بے شک جنھوں نے عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کیا، وہ ضرور ان کے متعلق شک میں ہیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے بارے میں کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے اور انھوں نے یقیناً انھیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انھیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ بڑا زبردست، بہت حکمت والا ہے۔‘‘[1]

[1] النسآء 4:157-159.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل نے ان آیاتِ کریمہ میں اس بات کی خبر دی ہے کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام پر نیند طاری کر کے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا اور انھیں ان یہودیوں کی اذیت سے بچا لیا جنھوں نے اس زمانے کے ایک کافر بادشاہ کے پاس چغلی کرنے کی کوشش کی تھی۔ بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے اور انھیں سولی پر لٹکانے کا حکم جاری کر دیا، اس کے لیے انھیں بیت المقدس کے ایک گھر میں قید کر دیا گیا۔ جب وہ لوگ مذموم ارادے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مشابہت وہاں موجود لوگوں میں سے ایک کے چہرے پر ڈال دی اور عیسیٰ علیہ السلام کو ایک روشندان میں سے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔

سپاہی گھر میں داخل ہوئے تو انھوں نے اس نوجوان کو پایا جس پر عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت ڈال دی گئی تھی۔ انھوں نے اس نوجوان کو عیسیٰ سمجھ کر پکڑ لیا، اسے سولی پر چڑھا دیا اور اس کی توہین کرنے کے لیے کانٹوں کا ایک تاج اس کے سر پر رکھ دیا۔ یہودیوں کے اس دعوے کو عام عیسائیوں نے بھی تسلیم کر لیا، حالانکہ ان میں سے کسی ایک نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔ اس غلط عقیدے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باعث عیسائی واضح گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں خبر دی ہے کہ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ ”اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے اُن پر ضرور ایمان لے آئے گا۔“ یعنی آخری زمانے میں قیامِ قیامت سے پہلے جب وہ آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے تو وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور کسی سے بھی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین قبول نہ کریں گے۔

مسیح کی وجہ تسمیہ

”مسیح“، فعیل کے وزن پر ہے۔ کبھی اس سے فاعل، یعنی مَاسِحٌ ”ہاتھ پھیرنے والا“ اور کبھی مفعول، یعنی مَمْسُوحٌ ”جس پر ہاتھ پھیرا جائے“ مراد ہوتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام مسیح بمعنی ماسح ہیں اور انھیں اس لیے مسیح کہا گیا کہ وہ جس کسی بیمار یا معذور کے بدن پر ہاتھ پھیرتے تھے، وہ شفایاب ہو جاتا تھا۔ ان کی وجہ تسمیہ میں یہی بات راجح ہے۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی بلکہ انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا تھا۔ قرآن کریم کی اس موضوع سے متعلق آیات کے بارے میں بعض لوگوں کو شبہ ہو گیا ہے، مثلاً:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾

''جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف اٹھا لوں گا اور ان کافروں سے تجھے پاک کر دوں گا اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی انھیں کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔''[1]

اس آیت کریمہ میں فرمان باری تعالیٰ: ﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ میں ''توفي'' کا معنی موت نہیں بلکہ نیند ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا﴾

''اللہ ہی موت کے وقت جانیں قبض کرتا ہے اور جس کی موت نہیں آئی ہوتی، اسے اس کی نیند میں (قبض کرتا ہے)۔''[2]

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ﴾

''اور وہی ہے (اللہ) جو رات کو تمھیں سلاتا ہے۔''[3]

اور دوسرا قول یہ ہے کہ ﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ یعنی میں تجھے اپنی طرف لینے والا اور اپنے قبضے میں کرنے والا ہوں۔

[1] آل عمرٰن 3:55. [2] الزمر 39:42. [3] الأنعام 6:60.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کہتے ہیں (تَوَفّٰی فُلَانٌ دَیْنَہٗ مِنْ فُلَانٍ) یعنی جب کوئی اپنا دیا ہوا قرض پورا لے لے اور اس کو اپنے قبضہ میں کر لے تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں سے اپنا پورا قرض وصول کر لیا۔

اس لیے مذکورہ بالا دونوں معانی کو جمع کر لینے میں کوئی ہرج نہیں۔

② فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝﴾

''اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن وہ ان سب پر گواہ ہوں گے۔'' [1]

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ جب آخری زمانے میں وہ دنیا میں نزول فرمائیں گے تو کوئی اہل کتاب ایسا نہ ہو گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے، اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔ جو کافر بھی انھیں دیکھے گا، مر جائے گا۔ [2]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اہل کتاب کا ہر فرد اپنی موت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ اہل کتاب میں سے ہر شخص کو جب موت آئے گی تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

---

[1] النسآء 4:159. [2] اس پر مزید وضاحت اگلے صفحات پر ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بشر ہیں، الٰہ یا رب نہیں ہیں، چنانچہ وہ کتابی شخص اپنی موت سے قبل اس درست عقیدہ کا اقرار کرے گا مگر اس کا یہ ایمان اسے فائدہ نہیں دے سکے گا کیونکہ موت کی ہچکی شروع ہونے کے بعد جو توبہ کی جائے، وہ قبول نہیں ہوتی۔

ایک سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور دیگر انبیاء کی زندگی میں کیا فرق ہے؟ کیا سارے انبیاء زندہ نہیں ہیں؟ جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ»

''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔''[1]

جواب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمانوں میں زندہ ہیں۔ ان کی زندگی جسم اور روح کے ساتھ حقیقی زندگی ہے۔ لیکن دیگر انبیاء کی زندگی ایک خاص قسم کی برزخی زندگی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے، اس لیے وہ عالم برزخ اور قبر میں بھی داخل نہیں ہوئے۔ وہ اللہ کے نزدیک جسم اور روح کی زندگی کے ساتھ آسمانوں میں موجود ہیں۔

جہاں تک دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کا معاملہ ہے تو وہ سکراتِ موت کا سامنا کر

[1] فتح الباري شرح صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3447، أخرجه البيهقي في كتاب حياة الأنبياء في قبورهم وصححه.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں، ان کی روحیں جسموں سے جدا ہو چکی ہیں اور انھیں اپنی قبروں میں ایک خاص قسم کی زندگی حاصل ہے جس کا ہمیں شعور نہیں۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دلائل

یہ بات قبل ازیں بیان کی جا چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہودی قتل کرنے کے لیے آئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ شرعی دلائل سے ثابت ہے کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے اور ان کا نزول علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت ہے۔ ان کے قربِ قیامت نازل ہونے کے بارے میں بہت سے دلائل موجود ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

قرآنِ کریم سے دلائل

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ○ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○﴾

''اور جب (عیسیٰ) ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم اس (خوشی) سے چلا اٹھی۔ اور انھوں نے کہا: کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ)؟ انھوں نے آپ سے یہ مثال محض جھگڑے کے لیے بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ بلکہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہیں۔ وہ (عیسیٰ) تو صرف ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنا دیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں (تمھارے) جانشین ہوتے۔ اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہے، لہٰذا تم اس (قیامت کے آنے) میں شک نہ کرو اور تم میری پیروی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔" [1]

آیت کریمہ کے الفاظ: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کے معنی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ اور ایک دوسری قراءت میں اس طرح سے ہے: «وَإِنَّهُ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ» عین اور لام پر زبر کے ساتھ، یعنی قیامت کی علامت اور نشانی ہیں۔ یہ قیامت کے قریب آنے اور اس کے قیام کے نزدیک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا﴾ "وہ (عیسیٰ) قرب قیامت کی نشانی ہیں۔ تم اس میں شک نہ کرو۔" ﴿وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾ "اور میری اتباع کرو کہ یہی سیدھی راہ ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے تشریف لانا قیامت کی نشانی ہے۔ [2]

---

[1] الزخرف 43:57-61. [2] مسند أحمد: 317/1، وصححه أحمد شاكر.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس کے معنی یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہونا ایک نشانی ہوگی، اس سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ قیامت اب بہت جلد آنے والی ہے، اس لیے کہ ان کا آنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔'' [1]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝﴾

''اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے نہ انھیں قتل کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ انھیں شبہے میں ڈال دیا گیا اور بے شک جنھوں نے عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کیا، وہ ضرور ان کے متعلق شک میں ہیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے بارے میں کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے اور انھوں نے یقیناً انھیں قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انھیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ بڑا زبردست، بہت حکمت والا ہے۔'' [2]

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾ اور ﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ پر غور فرمائیں:

مفسرین کرام کی اکثریت کے بقول ''بہ'' اور ''موتہ'' میں دونوں جگہ ''ہ'' ضمیر

---

[1] تفسیر الطبري، الزخرف 43:61. [2] النسآء 4:157,158.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ابو مالک رحمہ اللہ آیت کریمہ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یہ اس وقت ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، اس وقت اہل کتاب میں سے ہر شخص ان پر ایمان لے آئے گا۔'' [1]

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ اس طرح نہیں تھا۔ ان لوگوں کے لیے مشابہت پیدا کر دی گئی تھی۔ انھیں پتہ ہی نہ چل سکا اور انھوں نے ان سے ملتے جلتے شخص کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو تو اپنی طرف اٹھا لیا، وہ زندہ سلامت ہیں اور قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ اس پر وہ متواتر احادیث دلالت کرتی ہیں، جن کا ذکر ہم ان شاء اللہ ابھی کریں گے۔ مسیح علیہ السلام گمراہی کو ختم کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، یعنی کسی بھی غیر مسلم سے جزیہ قبول کر کے اسے اسلام سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دیں گے، وہ صرف اسلام یا تلوار ہی کو قبول فرمائیں گے۔ آیت کریمہ خبر دے رہی ہے کہ اس وقت تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور ان میں سے کوئی ایسا بھی نہ ہوگا جو ان کی تصدیق نہ کرے۔'' [2]

---

[1] تفسیر الطبري، النسآء 4:161. [2] تفسیر ابن کثیر، النسآء 4:159.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت سے دلائل

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ بیٹھے قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھا اور فرمایا کہ تم کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ»

”بلاشبہ وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو آپ نے ذکر کیا: دُھواں، دجال، خروجِ دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، خروج یأجوج ومأجوج اور تین جگہ زمین کے دھنسنے کے واقعات: مشرق میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، جزیرہ نمائے عرب میں زمین کا دھنس جانا۔ سب سے آخر میں جو علامت ظاہر ہوگی، وہ یمن (میں عدن) کی جانب سے نکلنے والی ایک آگ ہے جو لوگوں کو زمینِ محشر (شام) کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔“ [1]

[1] صحیح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حدیث:2901.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قریب ہے کہ تمھارے درمیان عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر نزول فرمائیں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے، اس وقت مال کی اس قدر کثرت ہوجائے گی کہ کوئی شخص اسے قبول ہی نہیں کرے گا۔ اس زمانے میں ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہوگا۔'' [1]

ایک دوسری روایت میں ہے:

«وَاللهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ، فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ»

---

[1] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3448، وصحيح مسلم، الإيمان، حديث: 155.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی قسم! عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام عادل منصف بن کر ضرور نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، نوجوان اونٹنیوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا، پر کوئی انھیں پکڑنا گوارا نہیں کرے گا۔ آپس کی دشمنی، باہمی بغض اور حسد ناپید ہو جائے گا۔ لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا مگر کوئی اسے لینے کو تیار نہ ہوگا۔''[1]

حدیث کے معانی کا بیان

(یکسر الصلیب) صلیب معروف چیز ہے۔ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر قتل کیا گیا تھا۔ یہ ان کا مذہبی شعار ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اس صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔

(یقتل الخنزیر) خنزیر ایک معروف جانور ہے۔[2] اسلام نے اس کا کھانا حرام قرار دیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 155. [2] خنزیر ایک خبیث اور ست جانور ہے۔ یہ نباتاتی چیزیں، جانور، مردار اور گندگی کھاتا ہے، نیز اپنے بول و براز کے ساتھ ساتھ دیگر حیوانات کی گندگی بھی کھا جاتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے خنزیر کو قتل کرنے کے یہ معنی ہر گز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو کسی حکمت کے بغیر پیدا کیا ہے۔ ہر ایک جانور کو اللہ نے محض اس لیے نہیں پیدا کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے کتوں، بھیڑیوں، مچھروں اور مکھیوں کو اس لیے نہیں پیدا کیا کہ ان کو کھایا جائے بلکہ ان کو پیدا کرنے میں خالق کی بہت سی دیگر حکمتیں ہیں۔ اسی طرح خنزیر کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی خاص حکمت کے تحت پیدا کیا ہے مگر تمام آسمانی مذاہب میں اس کا گوشت کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنزیر کے بارے میں اسلامی تعلیمات

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

''اللہ نے تو تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیز حرام کی ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے، پھر جو شخص ناچار کر دیا گیا جبکہ وہ سرکشی کرنے والا اور حد سے گزرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔''[1]

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

''اللہ نے تو بس تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے، پھر جو شخص لاچار کر دیا جائے جبکہ نہ وہ باغی ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''[2]

[1] البقرۃ 2:173. [2] النحل 16:115.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنزیر کے بارے میں یہودیت کی تعلیمات

تورات میں ہے: ’’اور خنزیر بھی کیونکہ اس کا کھر دو حصوں میں منقسم تو ہوتا ہے لیکن وہ جگالی نہیں کرتا، چنانچہ وہ تمھارے لیے نجس (ناپاک) ہے۔ تم نہ تو اس کا گوشت کھاؤ اور نہ اس کے جسم کو ہاتھ لگاؤ۔‘‘ [1]

نیز ’’اور خنزیر بھی کیونکہ اس کے کھر دو حصوں میں منقسم تو ہوتے ہیں لیکن وہ جگالی نہیں کرتا، وہ تمھارے لیے پلید ہے۔ اس کا گوشت تم نہ کھاؤ اور ان کے جسموں کو بھی نہ چھوؤ، یہ تمھارے لیے ناپاک ہے۔‘‘ [2]

خنزیر کے بارے میں عیسائیت کی تعلیمات

انجیل میں ہے: ’’پطرس نے کہا: ہرگز نہیں، اے رب! میں نے کبھی کوئی گندی یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔‘‘ [3]

نیز ’’میں نے کہا: ہرگز نہیں، میرے رب! کیونکہ میرے منہ میں کبھی کوئی گندی یا نجس چیز داخل نہیں ہوئی۔‘‘ [4]

وہ عیسائی بھی خنزیر کا گوشت نہیں کھاتے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ساتویں دن دوبارہ تشریف لے آئے تھے۔

ہندومت میں بھی خنزیر کا گوشت کھانے کی ممانعت ہے۔ اونچی ذات کے ہندو خنزیر کا گوشت کھانے کو باعث عار سمجھتے ہیں۔ صرف گھٹیا اور نچلی ذات کے ہندو،

---

[1] استثناء 14:8. [2] احبار 11:7,8. [3] اعمال 10:14. [4] اعمال 11:8.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اچھوت وغیرہ ہی خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں۔

زردشت مذہب کے لوگ بھی خنزیر کا گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔

بدھ مت کے پیروکار بھی خنزیر کو ہاتھ لگانے سے مکمل گریز کرتے ہیں۔

خیال رہے کہ خنزیر انسانوں میں بہت سی بیماریاں منتقل کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔

پچھلے بیس برسوں میں محققین نے انسان کی خوراک، اس کے معمولات اور سوچ بچار کے درمیان تعلق تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہم جب اپنے کھانے پینے کی نوعیت تبدیل کرتے ہیں تو ہماری عادات اور معمولات میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ انھوں نے اس امر کا مشاہدہ کیا کہ جو لوگ مضر صحت کھانے زیادہ کھاتے ہیں، وہ ملکی قوانین کی خلاف ورزیاں بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ایمرجنسی کے مراکز کا جائزہ لینے پر انھیں معلوم ہوا کہ جو لوگ پھلوں اور سبزیوں کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں، وہ قوانین کی پابندی بھی زیادہ کرتے ہیں۔

خنزیر ایک ایسا جانور ہے جو نہ صرف گندگی کھاتا ہے بلکہ اسے اس امر کی بھی پروا نہیں ہوتی کہ اس کی موجودگی میں دوسرے نر اس کی مادہ کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ یہ ایک بے غیرت جانور ہے۔ جبکہ اس کے برعکس دیگر جانور اپنی مادہ کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں، چنانچہ یہ دیکھا گیا ہے کہ خنزیر کا گوشت کھانے والوں کی غیرت عام طور پر کمزور پڑ جاتی ہے اور انھیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ ان کی خواتین کے معمولات اور حرکات وسکنات کیا ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے خنزیر کے گوشت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ ''رجس'' یعنی گندگی ہے۔ خنزیر انسانوں کی طرف خطرناک جراثیم کی بہت سی اقسام منتقل کرتا رہتا ہے۔ خنزیروں میں بہت سے وبائی امراض پائے جاتے ہیں جن کی تعداد کم از کم 450 ہے اور یہ جن متعدی امراض کے انتشار کا باعث بنتا ہے، ان کی تعداد 75 سے زیادہ ہے۔ یہ تعداد ان عام بیماریوں کے علاوہ ہے جو خنزیر کا گوشت کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں تلئیف جگر[1] (Cirrhosis of Liver)، بدہضمی (Dyspepsia)، شریانوں کی سختی، بال گرنا، بانجھ پن اور یادداشت کی کمزوری شامل ہیں۔ ذہنی دباؤ (Depression) اور اپنی خواتین بیوی، بہن، بیٹی وغیرہ کے بارے میں بے غیرتی کا مظاہرہ ان کے علاوہ ہے۔

خنزیر کے گوشت اور اس سے بنی ہوئی دیگر اشیاء کے استعمال سے سولہ (16) سے زائد بیماریاں خنزیر سے انسان میں منتقل ہوجاتی ہیں۔ ان میں (Cysticercosis)، مالٹا فیور (Malta fever)، جگر کا کیڑا (Hepatic Worm)، سل (T.B)، داء الیرقات الشریطیة (Diabetes Larvel Tapworm) وغیرہ شامل ہیں۔

خنزیر کے تعلق سے تیار ہونے والی مصنوعات کے ساتھ اختلاط، پرورش اور تعامل کے ذریعے جن امراض کے لگنے کا اندیشہ ہے ان کی تعداد (32) کے

---

[1] تلئیف جگر، جگر کی ایک مزمن بیماری جس میں خلیوں کے گل جانے سے آس پاس کی نسیں سخت ہو جاتی ہیں، یہ بیماری عموماً شراب نوشی کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے، Oxford English Urdu Dictionary ،p:256. (سیف)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہے۔ ان میں خبیث پھوڑا (Anthrex)، منہ اور پاؤں کا گلنا (Foot-and-Mouth disease)، خون کا زہریلاپن (Toxemia)، جاپانی بخار (Yellow Fever) اور تیز خارش جیسے امراض شامل ہیں۔

جبکہ اٹھائیس (28) امراض ایسے ہیں جو کھانے پینے کی اشیاء میں خنزیر کی بنی ہوئی اشیاء کے شامل ہونے کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔

خنزیر کے گوشت کے کھانے کی شدید حرمت کے باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے وجود کے مٹا دینے اور اس کے مکمل طور پر ختم کر دینے کا حکم دیں گے۔

(ویضع الجزیۃ) جزیہ ایک ٹیکس ہے جو مسلم ممالک میں رہنے والے اہل کتاب سے ان کی حفاظت اور ان کے لیے پیش کی گئی سہولتوں کے عوض وصول کیا جاتا ہے۔ یہ انتہائی عدل وانصاف پر مبنی ٹیکس ہے۔ جبکہ اسلامی مملکت کے مسلمان تاجروں سے زکاۃ وصول کی جاتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے اور لوگوں کے درمیان حکومت کریں گے تو وہ اسلام کے سوا ہرگز کوئی دوسرا دین قبول نہیں کریں گے۔ عیسائی جو خود کو عیسیٰ علیہ السلام کا پیروکار سمجھتے ہیں، جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کے ساتھ گفتگو کریں گے تو ان کے دلوں سے یہ عقیدہ ختم ہو جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ لوگ صحیح دین پر ایمان لے آئیں گے جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے:

﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾

"اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔" [1]

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کی موت واقع ہونے سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور جو کوئی ایمان لانے سے انکار کرے گا، اس کے خلاف عیسیٰ علیہ السلام جنگ کریں گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«وَتَكُونُ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً» [2]

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے عہد مبارک میں دعوت صرف اسلام کی ہوگی۔ کوئی دوسرا دین روئے زمین پر باقی ہی نہیں رہے گا، یعنی دنیا میں کوئی ہندو، بدھ، یہودی، عیسائی، سکھ یا مجوسی نہ رہے گا۔

(تَكُونُ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا) یعنی لوگوں کا نماز اور دیگر تمام نیکیوں میں رغبت اور شوق بہت بڑھ جائے گا، اس لیے کہ ان کی خواہشات کم ہو جائیں گی، وہ دنیا سے بے رغبت ہو جائیں گے اور انھیں قربِ قیامت کا یقین ہو چکا ہوگا۔ اور اس لیے بھی کہ اس وقت ہر شخص کے پاس رزق وافر مقدار میں موجود ہوگا اور فکرِ معاش ان کے لیے عبادتِ الٰہی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔

(وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ، فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا) (القلاص) ان جوان اونٹنیوں کو کہا جاتا ہے جو بہت نفیس اور قیمتی ہوتی ہیں۔ عربوں کے ہاں یہ سب سے عمدہ مال ہوتا تھا۔ اس زمانے میں لوگ ایسے قیمتی جانور بھی چھوڑ دیں گے۔ ان سے بے پروا ہو

---

[1] النسآء 4:159. [2] مسند أحمد: 2/394، وحسنه الأرنؤوط في تعليقه على المسند.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔ کوئی انھیں پالنے پوسنے اور کھلانے پلانے کی کوشش کرے گا نہ ان کی خرید و فروخت میں دل چسپی لے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ بِنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ؛ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ»

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کے امیر ان سے کہیں گے: آیئے ہمیں نماز پڑھائیں۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: نہیں، تم خود ہی ایک دوسرے کے امام ہو، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ عزت بخشی ہے۔''[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مِنَّا الَّذِي يُصَلِّي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ»

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جس امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے، وہ ہم میں سے ہوگا۔''[2]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث متواتر ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 156. [2] سلسلة الأحاديث الصحيحة: 371/5، حديث:2293.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو احادیث ہم تک پہنچی ہیں، وہ متواتر ہیں اور ان کے تواتر کا ذکر کرنے والوں میں امام احمد بن حنبل [1] امام ابو الحسن اشعری [2] امام طبری [3] علامہ ابن کثیر [4] علامہ سفارینی [5] ﷭ شامل ہیں۔ اسی طرح امام شوکانی ﷫ نے بھی اپنی کتاب ''التوضیح في ماجاء في المنتظر والدجال والمسیح'' میں ان احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

امام ابن کثیر نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارد احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی یہ احادیث متواتر ہیں۔ ان میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت اور اترنے کی جگہ کی بھی وضاحت موجود ہے۔ اور ان کا نزول شام میں دمشق کے مشرقی منارے کے پاس ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جب نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی۔ وہ آکر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ وہ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہ کریں گے جیسا کہ صحیحین کی احادیث کے حوالے سے یہ باتیں قبل ازیں بیان کی جا چکی ہیں اور یہ تمام خبریں نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں۔ اہل کتاب کے تمام اعتراضات اور شبہات ختم ہو جائیں گے، اس لیے وہ سب کے سب عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] طبقات الحنابلة:1/241-243. [2] مقالات الإسلامیین واختلاف المصلین:1/345.
[3] تفسیر الطبري:3/291. [4] تفسیر ابن کثیر:7/223. [5] لوامع الأنوار البهیة:1/94,95.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾

”اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔“ [1]

یہ آیت کریمہ بھی اس آیت کی طرح ہے جس میں فرمایا گیا ہے: ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف 61:43) (لَعِلْم) کو ایک قراءت میں (لعَلَمٌ) بھی پڑھا گیا ہے، یعنی عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ چونکہ وہ مسیح دجال کے ظہور کے بعد تشریف لائیں گے اور اللہ تعالیٰ دجال کو عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کروائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہی یاجوج وماجوج نکل آئیں گے اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کردے گا۔ [2]

امت میں اس امر پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ اس عقیدے کی اہل علم میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی سوائے ان شاذ لوگوں کے جن کی بات قابل التفات نہیں اور جن کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں۔

ایک سوال

عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کیا وہ شریعت محمدی کے مطابق حکومت کریں گے یا کوئی نئی شریعت لے کر آئیں گے؟

جواب

[1] النسآء 159:4. [2] تفسیر ابن کثیر، النسآء 159:4.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سفارینی کا قول

امام سفارینی رحمہ اللہ آخری زمانے میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں:

''صرف فلسفیوں اور بے دین لوگوں نے ان کے نزول کا انکار کیا ہے۔ مگر ان کے اختلاف کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ وہ ضرور تشریف لائیں گے اور اسی شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے کریں گے۔ وہ آسمان سے نازل ہوتے وقت کوئی مستقل شریعت اپنے ساتھ نہیں لائیں گے۔ [1]

نواب صدیق حسن خان کہتے ہیں

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے ان میں سے 29 احادیث کا ذکر کیا ہے جو یا تو صحیح ہیں یا حسن، یا پھر ایسی ہیں کہ ان میں ضعف تو پایا جاتا ہے مگر وہ شواہد کی بنا پر درجۂ حسن کو پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض مسیح دجال کے بارے میں ہیں اور بعض مہدی منتظر کے بارے میں ہیں۔ ان کے علاوہ صحابہ سے بھی اس کے متعلق ایسے آثار منقول ہیں جو مرفوع احادیث کے حکم میں ہیں کیونکہ ایسی باتیں اجتہاد سے نہیں کہی جا سکتیں۔ یہ تمام احادیث ذکر کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اصحابِ علم پر مخفی نہیں کہ وارد شدہ احادیث حدِ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔'' [2]

[1] لوامع الأنوار البهية:1/95,94. [2] الإذاعة لما كان وما يكون بين يدي الساعة لصديق حسن خان، ص:160.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ احمد شاکر رقمطراز ہیں

”آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ان مسائل میں سے ہے جن کے بارے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی صحیح احادیث وارد ہیں۔ یہ چیز دین کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور جو شخص اس کا انکار کرے، وہ مومن نہیں۔“ [1]

شیخ محمد ناصر الدین البانی کا بیان

”اچھی طرح جان لیجیے! خروجِ دجال اور نزولِ عیسیٰ کے بارے میں وارد احادیث متواتر ہیں۔ ان پر ایمان لانا واجب ہے، چنانچہ آپ ان لوگوں کے قول سے فریب نہ کھائیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ احادیث خبر واحد ہیں۔ ایسا سمجھنے والے دراصل علم حدیث سے جاہل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے ان احادیث کی سندوں کی تحقیق کی ہو۔ اگر وہ تحقیق کرتے تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ یہ احادیث متواتر ہیں، جیسے کہ اس علم کے ائمہ، مثلاً: حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ اور دیگر نے شہادت دی ہے۔ یہ امر یقیناً افسوس ناک ہے کہ بعض لوگ ایسے موضوع کے بارے میں گفتگو کی جرأت کرتے ہیں جو ان کا میدان ہی نہیں ہے۔ یہ بات اس وقت اور بھی زیادہ افسوسناک ہو جاتی ہے جب اس معاملے کا تعلق دین اور عقیدے سے ہو۔“ [2]

---

[1] تفسیر الطبري، آل عمرٰن 3:55، تعليق الشيخ أحمد شاكر. [2] شرح العقيدة الطحاوية، بتحقيق الشيخ الألباني، ص:565.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال

کیا عیسیٰ علیہ السلام کا شمار امتِ محمدیہ میں ہوتا ہے؟

جواب

عیسیٰ علیہ السلام اولو العزم رسول ہیں۔ اللہ کے نزدیک انھیں بلند مقام حاصل ہے۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ انھوں نے شبِ معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان پر ایمان کی حالت میں ملاقات کی اور اسی پر ان کی وفات ہوگی۔

حدیث معراج میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے اوپر اٹھایا گیا حتی کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ جبریل نے آسمان کے پہرہ داروں سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔

پوچھا گیا: کون ہے؟

جبریل: میں جبریل ہوں۔

دربان: آپ کے ساتھ کون ہے؟

جبریل: میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دربان: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟

جبریل: جی ہاں۔

دربان: انھیں خوش آمدید، وہ کیا ہی خوب تشریف لانے والے ہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی ۔ یہ دونوں آپس میں خالہ زاد ہیں۔

جبریل امین نے کہا: یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں، انھیں سلام کہیے۔ میں نے انھیں سلام کہا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔

پھر ان دونوں نے کہا: ہمارے نیک بھائی اور صالح نبی کی تشریف آوری مبارک ہو، انھیں خوش آمدید۔[1]

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں (اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بہت بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو) اور انھیں قتل کیا گیا اور سولی دی گئی، پھر تین روز کے بعد انھیں آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور وہ اپنے باپ (رب) کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔ وہ آخری زمانے میں نزول فرمائیں گے۔

قبل ازیں ان کے اٹھائے جانے کا ذکر ہو چکا ہے اور اس بات کا بھی کہ نہ تو وہ قتل کیے گئے اور نہ ہی سولی دیے گئے بلکہ یہودیوں کو محض ایک شبیہ دکھائی گئی جسے انھوں نے عیسیٰ سمجھ کر قتل کر دیا۔

اہل کتاب دو مسیحوں کے اثبات پر متفق ہیں

① مسیحِ ہدایت، وہ داود علیہ السلام کی اولاد میں سے عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

---

1 صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3430.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② مسیحِ گمراہی، اس کے بارے میں اہل کتاب کا کہنا ہے کہ وہ یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے[1] اور وہ مسیح دجال ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ مسلمانوں سے درج ذیل امور میں مختلف ہے

① عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ بشر، اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

② عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے اور انھیں سولی چڑھایا ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ سولی چڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں صحیح سالم زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔

③ عیسائیوں کا اعتقاد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیے جانے کے تین روز بعد آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انھیں سولی یا قتل کے بغیر ہی آسمان کی طرف اٹھالیا گیا تھا۔

عیسائیوں کے مندرجہ بالا اعتقادات سراسر باطل اور حقیقت کے برخلاف ہیں۔ صحیح وہی ہے جو قرآنِ کریم نے ان کے متعلق بتلایا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کن حالات میں نازل ہوں گے؟

مسلمان اس وقت ایک بہت بڑے معرکے سے لوٹ رہے ہوں گے۔ انھوں

[1] دیکھیے: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب: «الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح»

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کر کے عیسائیوں کے قبضے سے آزاد کرا لیا ہو گا اور یہ بات گزر چکی ہے کہ مسلمان قسطنطنیہ کو کسی ہتھیار کے ذریعے نہیں بلکہ تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کے ذریعے سے ہی فتح کر لیں گے۔ اچانک شیطان ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ یہ سنتے ہی مسلمان قسطنطنیہ سے واپس دمشق کا رخ کریں گے کیونکہ مسلمانوں کا مرکز اس وقت دمشق ہی میں ہو گا۔ اور اس کے بعد واقعی مسیحِ گمراہی دجال نکل آئے گا۔ وہ پوری زمین میں گھومے گا اور ایک عظیم فتنہ برپا کرے گا۔[1]

ایک دوسری مفصل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا:

''دجال مدینہ کی بنجر زمین میں وارد ہو گا۔ مدینہ کے اندر داخل ہونا اس کے لیے ممنوع ہو گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کو زلزلے کے ایک یا دو جھٹکے دے گا۔ اس کا اثر یہ ہو گا کہ تمام منافق مرد اور عورتیں مدینہ سے نکل کر دجال کی طرف چلے جائیں گے، پھر دجال شام کی طرف رخ کرلے گا اور اس کے بعض پہاڑوں کے پاس ٹھہر کر ان کا محاصرہ کرلے گا، کچھ مسلمان جو شام کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوں گے، دجال اس پہاڑ کے نیچے جا کر ان کا بھی محاصرہ کر لے گا۔ جب یہ محاصرہ طویل ہو جائے گا تو ایک مسلمان پکار کر ساتھیوں سے کہے گا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم کب تک اس حالت میں رہو گے۔ اللہ کا دشمن دجال تمھاری سرزمین پر

---

[1] دجال کے بارے میں تفصیل سے بات گزر چکی ہے۔ دیکھیے: علامات کبریٰ میں علامت نمبر(1)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوری دلدل کی تصویر۔

ڈیرا جما چکا ہے۔ اٹھو باہر نکلو، تم دو بھلائیوں میں سے ایک ضرور پا لو گے: اللہ تعالیٰ تمھیں شہادت نصیب فرمائے گا یا پھر تم اس پر غلبہ پا لو گے۔ وہ سب خلوصِ دل سے موت پر بیعت کر لیں گے، پھر ان پر ایسا اندھیرا چھا جائے گا کہ ایک انسان اپنی ہتھیلی تک کو نہیں دیکھ سکے گا۔ اسی دوران اچانک ابن مریم علیہ السلام تشریف لے آئیں گے۔ مومنوں کی آنکھوں سے ظلمت کے پردے ہٹ جائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام ان کے درمیان موجود ہوں گے۔ انھوں نے زرہ پہن رکھی ہو گی۔ [1]

لوگ کہیں گے: اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اللہ کا بندہ، اس کا رسول، اس کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ اس موقع پر عیسیٰ علیہ السلام مومنوں سے فرمائیں گے: تم لوگ دجال سے نجات پانے کی

[1] مطلب یہ ہے کہ جب مومن اس بات پر متفق ہو جائیں گے کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دجال سے جہاد کے لیے نکل پڑیں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی۔ امام نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکا ہو گا کہ اچانک تکبیر تحریمہ سے قبل ان پر اندھیرا چھا جائے گا، جب اندھیرا چھٹے گا تو وہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو زرہ پہنے اپنے درمیان موجود پائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین صورتوں میں سے ایک کا انتخاب کرلو جو تمھیں زیادہ پسند ہو۔ پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ دجال پر اور اس کے لشکروں پر آسمان سے کوئی عذاب نازل کردے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے اور تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ تمھارے ہتھیاروں کو ان پر مسلط کردے اور ان کے ہتھیار تم سے روک لے۔ وہ کہیں گے: اے اللہ کے نبی! یہ تیسری صورت ہمارے لیے سب سے بڑھ کر اطمینان بخش ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس دن آپ دیکھیں گے کہ ایک عظیم الجثہ، لمبا تڑنگا، بہت زیادہ کھانے پینے والا یہودی اس حالت سے دوچار ہو جائے گا کہ کپکپاہٹ کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار کو تھامنے سے قاصر رہے گا۔ اہل ایمان دجال کی طرف اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس پر فتح پا لیں گے۔ وہ جب ابن مریم علیہ السلام کو دیکھے گا تو سیسے کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو جا لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔[1] عیسیٰ علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے کا قصہ تفصیل سے پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔[2]

---

[1] المصنف لعبدالرزاق: 397/11. [2] دیکھیے: علاماتِ کبریٰ میں علامت نمبر (۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
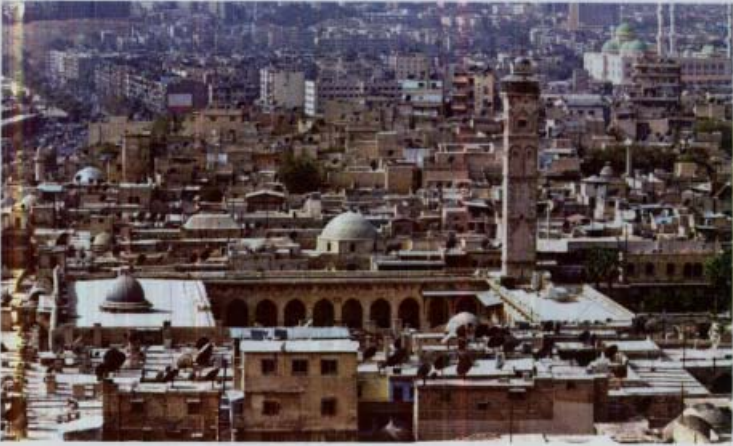
عیسیٰ علیہ السلام کیسے اور کہاں نازل ہوں گے؟

ان کا نزول دمشق کے مشرق میں ایک سفید مینار کے قریب ہوگا۔ ان کے بدن پر ورس [1] اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے ہوں گے اور وہ دو فرشتوں کے پروں پر اپنی ہتھیلیاں رکھے ہوئے تشریف لائیں گے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مشہور ترین بات یہی ہے کہ وہ دمشق میں سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔ اس وقت نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی، مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا: اے روح اللہ! آئیے نماز پڑھایئے مگر وہ کہیں گے: آپ خود امامت کرائیں کیونکہ یہ اقامت آپ ہی کے لیے کہی گئی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں، یہ اللہ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔

[1] تل کی مانند ایک قسم کی گھاس جس سے کپڑا رنگنے کا کام لیا جاتا ہے۔ (سیف)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹ کٹارا کی قسم کی ایک خاردار جھاڑی جس میں نارنجی پھول لگتے ہیں۔

علامہ ابن کثیر کا بیان ہے کہ اس مینار کی تعمیر ہمارے زمانے (741ھ) میں سفید پتھر کے ساتھ نئے سرے سے کی گئی۔ اس مینار کی تعمیران عیسائیوں کے مال سے کی گئی جنھوں نے اس جگہ پر موجود پہلے مینار کو جلا دیا تھا۔ غالباً یہ بھی شاید نبی کریم ﷺ کی نبوت کے واضح دلائل میں سے ایک ہے کہ اس مینار کی تعمیر عیسائیوں کے مال سے کی گئی، جس پر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور ان سے جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ [1]

میں (مؤلف) نے (1412ھ) میں بذات خود دمشق کے مشرقی علاقے میں اس سفید مینار کا مشاہدہ کیا ہے جس کے بارے میں وہاں کے لوگوں میں مشہور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اسی مینار پر نزول فرمائیں گے۔ میں نے اس کی تصویر بھی بنالی ہے۔ یہ مینار مسجد میں نہیں بلکہ ایک بازار میں داخل ہوتے ہی نصب ہے۔ جس محلے میں یہ مینار ہے، وہاں کی آبادی کی اکثریت عیسائیوں پر مشتمل

ترکی
حسکہ
رقہ
دیر الزور
لاذقیہ
حماہ
حمص
طرطوس
شام
لبنان
دمشق
عراق
سویداء
اردن

[1] النهاية في الفتن والملاحم: 192/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید مینار
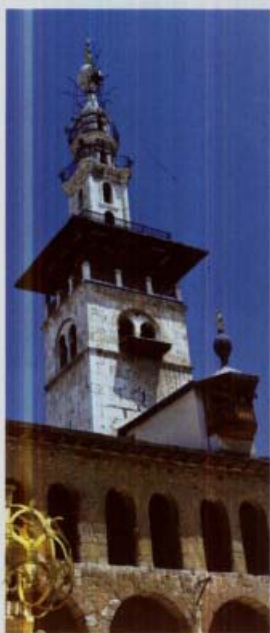
ہے۔ میں نے کتاب میں بھی یہاں اس کی تصویر لگا دی ہے۔ اب یہ بات اللہ ہی کو معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس مینار پر نازل ہوں گے یا کسی اور مینار پر تشریف لائیں گے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی جامع مسجد اموی کے میناروں میں سے کسی ایک پر ہوگا۔ میں اس بارے میں کوئی بات پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔ واللہ اعلم۔

عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی صفات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کی مکمل صفات امت کے سامنے پیش کر دی ہیں اور ان حالات کا بھی تعین کر دیا ہے جن میں وہ تشریف لائیں گے تاکہ ایک مسلمان کی معلومات میں ان کے متعلق کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

آپ نے فرمایا کہ وہ ایک ایسے شخص ہوں گے جو:

- درمیانے قد کے ہوں گے، یعنی نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے۔
- ان کے چہرے کا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا۔
- وہ چوڑے سینے والے ہوں گے۔
- ان کے بال سیدھے ہوں گے، یعنی گھنگھریالے نہ ہوں گے۔ گویا کہ ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر سے پانی کے قطرات گر رہے ہیں مگر بال گیلے نہیں ہوں گے۔

* لوگوں میں عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کی شکل ان کے ساتھ سب سے زیادہ ملتی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی......، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ درمیانے قد اور سرخ رنگ کے تھے۔ گویا کہ وہ حمام سے نکل کر آ رہے ہوں۔'' [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ سرخی مائل، گھنگریالے بالوں والے اور چوڑے سینے والے تھے......'' [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں حطیم میں تھا اور قریش مجھ سے میرے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے بیت المقدس سے متعلق بعض ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کیا جن کے متعلق مجھے وثوق سے یاد نہ تھا، اس سے مجھے اس قدر کوفت ہوئی جس کی کوئی مثال نہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اس طرح میرے سامنے کر دیا کہ میں اس کی طرف دیکھتا جاتا اور

[1] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3437، وصحيح مسلم، الإيمان، حديث: 168. [2] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3438.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
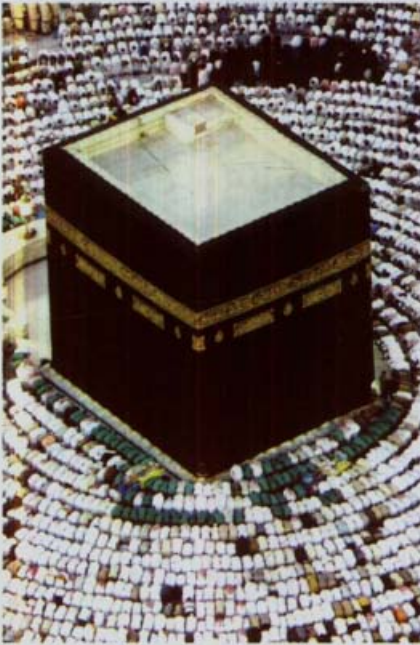
قریش جو کچھ اس کے بارے میں پوچھتے، میں بتاتا جا رہا تھا۔ میں نے (معراج کی شب) خود کو انبیاء کی ایک جماعت کے درمیان پایا۔ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے آگیا جو ہلکے گوشت والا، گٹھے ہوئے جسم والا تھا گویا کہ وہ ازدشنوءہ قبیلے کا کوئی فرد ہو۔ میں نے جب دیکھا تو وہ عیسیٰ علیہ السلام تھے جو حالت نماز میں کھڑے تھے۔ ان سے زیادہ مشابہت رکھنے والے عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اچانک میری نگاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پڑی، وہ بھی نماز میں کھڑے تھے۔ ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا شخص تمھارا یہ ساتھی ہے، یعنی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان سب کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک کہنے والے نے کہا: اے محمد! یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے، اسے سلام کہیے۔ میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے مجھے سلام کرنے میں پہل کی۔‘‘ [1]

[1] صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 169.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

''میں نے خواب میں خود کو کعبہ کے نزدیک پایا، اچانک میری نگاہ ایک گندم گوں شخص پر پڑی۔ وہ گندمی رنگ کا خوبصورت ترین شخص تھا۔ اس کے لمبے لمبے بال دونوں کندھوں کو چھو رہے تھے۔ اس کے بال نہ بہت گھنگھریالے اور نہ بالکل سیدھے تھے، بلکہ دونوں کے بین بین تھے۔ اس کے سر سے پانی کے قطرات گر رہے تھے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہنے لگے: یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔

ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو چلتے ہوئے دیکھا جو سخت گھنگھریالے بالوں والا اور دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سے وہ ابن قطن (عبدالعزیٰ بن قطن بن عمرو خزاعی) سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔ وہ بھی دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہنے لگے: یہ مسیح دجال ہے۔'' [1]

ایک اشکال

بعض لوگوں کو یہ بات سمجھنے میں دشواری ہو سکتی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور دجال ایک جگہ اکٹھے کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ دجال تو جب عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا نمک کی مانند پگھل جائے گا؟ اور پھر دجال کا کعبہ کے نزدیک پایا جانا کس طرح ممکن

[1] صحیح البخاري، أحادیث الأنبیاء، حدیث:3440، وصحیح مسلم، الإیمان، حدیث:169

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، جب کہ اس کے لیے مکہ میں داخل ہونا بھی حرام ہے؟

جواب

یہ ایک خواب ہے جو نبی ﷺ نے دیکھا، امرِ واقع میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب تو وحی ہوتے ہیں؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب اگرچہ وحی ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جو شرمندۂ تعبیر ہو جاتے ہیں اور بعض نہیں۔ بعض نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ ویسے تو دجال مکہ اور مدینہ میں داخل ہو سکتا ہے لیکن جب وہ بطور دجال اور فتنۂ عظیم کے نکلے گا تو اس وقت وہ مکہ و مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، لہٰذا اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔[1]

[1] فتح الباري: 123/13، مطبوعه دارالسلام.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کام اور ان کے دور کے واقعات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول اور دجال کو قتل کرنے کے بعد جب مومنوں کے امور و معاملات کو درست فرمالیں گے تو مندرجہ ذیل کام سرانجام دیں گے۔

* اسلامی حکومت کا قیام، لوگوں کو شریعت کے تابع کرنا اور منحرف مذاہب کا خاتمہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قریب ہے کہ تمھارے درمیان عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام عادل حکمران بن کر نزول فرمائیں، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے (اسے کسی کافر سے قبول نہیں کریں گے)۔''[1]

* اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا، یہود و نصاریٰ کی دعوت کو باطل قرار دینا اور جزیہ کو ختم کرنا۔
* مسیح دجال کو قتل کرنا۔
* لوگوں کے درمیان حکومت کرنا اور عدل و سلامتی کو پھیلانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3448، وصحيح مسلم، الإيمان، حديث:155.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمام انبیاء علاتی (باپ شریک) بھائیوں کی طرح ہیں۔ ان کی مائیں الگ الگ ہیں مگر سب کا دین ایک ہی ہے۔ میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ بلاشبہ نازل ہوں گے، جب انھیں دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد اور سرخ سفیدی مائل رنگ کے ہوں گے۔ ان کے اوپر ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے ہوں گے۔ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے معلوم ہوں گے مگر ان کا سر گیلا نہ ہو گا۔ وہ صلیب کے ٹکڑے کر دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دور میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو ختم کر دے گا۔ ان کے عہد میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا حتی کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اکٹھے چریں گے۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے مگر وہ انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ان کی حکومت چالیس (40) برس تک رہے گی، پھر وہ وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔''[1]

[1] مسند أحمد: 2/406، المستدرك للحاكم: 2/595، وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* خوشحالی اور امن کا عام ہو جانا۔
* قریش کی حکمرانی کا خاتمہ ہو جانا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں عادل حاکم اور انصاف پرور امام بن کر تشریف لائیں گے۔ وہ صلیب کے ٹکڑے کر دیں گے، خنزیر کو ہلاک کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صدقہ ترک کر دیں گے۔'' [1]

بکریوں اور اونٹوں کی زکاۃ نہیں لی جائے گی۔ آپس کی دشمنی اور بغض اٹھا لیا جائے گا۔ ہر ایک ڈنگ والے جانور کا ڈنگ نکال دیا جائے گا [2] حتی کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا اور وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ چھوٹی بچی شیر کے ساتھ کھیلے گی مگر وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ بھیڑیا بکریوں کے ساتھ اس طرح رہے گا جیسے کہ وہ ان کا محافظ کتا ہو۔ زمین امن و سلامتی سے اس طرح بھر جائے گی جس طرح برتن پانی سے بھرا ہوتا ہے۔ سب لوگ ایک ہی کلمے پر متفق ہوں گے اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ جنگ و جدل ختم ہو جائے گا۔ قریش کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ زمین چاندی کے ایک برتن جیسی ہو جائے گی۔ یہ اپنی پیداوار اس طرح دے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں دیتی تھی حتی کہ کئی لوگ انگور کے ایک گچھے پر اکٹھے ہوں گے تو وہ ایک ہی گچھا ان سب کو شکم

---

[1] مطلب یہ ہے کہ مال کی کثرت اس قدر ہو جائے گی کہ کوئی شخص صدقہ قبول نہیں کرے گا، اس لیے کہ ہر ایک غنی ہو جائے گا۔ [2] یعنی زہریلے جانور، جیسے: سانپ اور بچھو وغیرہ کا ڈنگ چھین لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیر کردے گا۔اسی طرح بہت سے لوگ ایک انار پر اکٹھے ہوں گے تو وہ ان سب کو سیر کردے گا۔ بیل کی قیمت بہت تھوڑی ہوگی اور گھوڑا چند درہم میں مل جائے گا۔ [1]

❋ آپس کے بغض کو ختم کر دیا جائے گا۔حسد اور کینہ دلوں سے مٹا دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسیح علیہ السلام کی آمد کے بعد زندگی گزارنے والوں کو مبارک ہو۔آسمان کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کی عام اجازت دے دی جائے گی حتی کہ آپ کسی صاف پتھر پر بھی کوئی بیج ڈال دیں گے تو وہ بھی اگ آئے گا۔ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔کوئی سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ اسے کوئی گزند نہیں پہنچائے گا۔اس وقت آپس میں دشمنی ہوگی نہ حسد اور نہ بغض پایا جائے گا۔'' [2]

◂◂ جائے گا اور یہ زہریلے جانور زہریلے نہ رہیں گے۔ [1] سنن ابن ماجه، الفتن، حديث: 4077. [2] مسند الفردوس للديلمي: 450/2، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 559/4، حديث: 1926.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی اور قتل وغارت کا رک جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل امام اور انصاف پرور حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، امن و سلامتی لوٹ آئے گی اور تلواروں کو ”درانتیاں“ [1] بنا دیا جائے گا۔

ہر زہریلے جانور کا زہر ختم کر دیا جائے گا، آسمان اپنا رزق نازل کرے گا، زمین اپنی برکات نکالے گی حتی کہ بچہ سانپ کے ساتھ کھیلے گا، بھیڑیا بکریاں چرائے گا اور انھیں کوئی نقصان نہیں دے گا اور شیر گائیں چرائے گا اور انھیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ [2]

[1] ”درانتی“ ایک آلہ ہے جس سے فصل کی کٹائی کی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کفر کے خاتمے، جنگوں کے رک جانے، ہر طرف امن وخوشحالی ہونے اور دلوں کی سلامتی کے باعث لوگوں کو تلوار کی ضرورت ہی نہیں رہے گی، چنانچہ وہ تلوار سے درانتی کا کام لینا شروع کر دیں گے اور اس سے فصلیں کاٹیں گے۔ [2] مسند أحمد: 482/2، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد: ورجاله رجال الصحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھیوں کا مقام

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ»

”میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے بچا لیا ہے: ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگی۔“ [1]

[1] سنن النسائي، الجهاد، حديث: 3175، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 570/4، حديث: 1934.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیاء میں سے صرف عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے میں حکمت

شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخری زمانے میں نزول کے لیے دیگر انبیاء کے سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو کیوں منتخب کیا گیا ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں کیا حکمت ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے چند اقوال درج ذیل ہیں:

* یہود کے اس دعوے کا رد مقصود ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جھوٹ کو واضح کر دیا ہے۔ یہود نے انھیں قتل نہیں کیا بلکہ وہ یہودیوں کو اور ان کے رئیس دجال کو قتل کریں گے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک یہ قول دیگر اقوال کی نسبت راجح ہے۔[1]

* حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے بارے میں پڑھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ﴾

''اور ان کی مثال انجیل میں اس کھیتی کی طرح بیان ہوئی جس نے اپنا پٹھا نکالا، پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا، پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔''[2]

تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ انھیں اس امت کا فرد بنا دے۔ اللہ

[1] فتح الباري، شرح صحيح البخاري، الجهاد، حديث:3449. [2] الفتح 48:29.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے انھیں باقی رکھا تاکہ وہ آخری زمانے میں حضرت محمد ﷺ کے دین اسلام کے مٹ جانے والے شعائر کے مجدد بن کر تشریف لائیں۔

* حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر نازل ہونا ان کی موت کا وقت قریب آجانے کے باعث ہوگا تاکہ وہ زمین میں دفن کیے جاسکیں، اس لیے کہ مٹی سے پیدا کی گئی کسی بھی مخلوق کے لائق یہی ہے کہ وہ زمین ہی پر وفات پائے اور اسی میں دفن کی جائے۔ ان کا نزول خروجِ دجال کے زمانے میں ہوگا اور وہ اسے (دجال کو) قتل کریں گے۔

* وہ عیسائیوں کی تکذیب کے لیے نزول فرمائیں گے۔ ان کی آمد سے نصاریٰ کے اس دعوے کا جھوٹ ظاہر ہوجائے گا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ ان کے عہد مبارک میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کو ختم کردے گا۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کردیں گے۔

* حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان ایک خاص قسم کا ربط ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

«أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ»

''میں عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔'' [1]

[1] مسند أحمد: 2/463، قال المناوي: إسناده حسن.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک خاص تعلق رکھنے والے اور ان سے قریب ترین ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی آمد کی خوشخبری دی کہ وہ ان کے بعد تشریف لائیں گے۔ انھوں نے لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی تصدیق کرنے اور ان کے ساتھ ایمان لانے کی دعوت دی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾

”اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس (کتاب) تورات کی جو مجھ سے پہلے ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، وہ میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو وہ بولے: یہ تو کھلا جادو ہے۔“ [1]

اور حدیث میں ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمیں اپنے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور اپنے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ [2]

[1] الصف 61: 6. [2] مسند أحمد: 5/262.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کا سلام پہنچائیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُوشِكُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْ يَنْزِلَ حَكَمًا قِسْطًا وَّإِمَامًا عَدْلًا، فَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَتَكُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً فَأَقْرِءُوهُ أَوْ أَقْرِئْهُ السَّلَامَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأُحَدِّثُهُ فَيُصَدِّقُنِي»

''عنقریب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام انصاف پرور حاکم اور عادل امام بن کر تشریف لائیں گے۔ وہ خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور اس وقت دعوت صرف ایک ہو گی۔ تم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے انھیں سلام کہنا۔ میں جو بیان کروں گا، وہ اس کی تصدیق کریں گے۔'' [1]

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

«إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ لَّقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ»

''مجھے امید ہے کہ اگر مجھے لمبی عمر ملے تو میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے ملاقات کروں لیکن اگر مجھے جلد موت آجائے تو تم میں سے جو بھی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے ملاقات کرے، وہ انھیں میری طرف سے سلام کہے۔'' [2]

[1] مسند أحمد:394/2 [حسن]. [2] مسند أحمد:298/2 [إسناده صحيح].

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کتنی مدت زمین پر قیام کریں گے؟

عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس(40) برس تک رہیں گے۔ ان کے زمانے میں لوگ خوشحالی، سلامتی اور عدل کے ساتھ رہیں گے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو قبل ازیں بیان کی جا چکی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ...... إِلَى أَنْ قَالَ: فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ»

''تمام انبیاء علاتی (باپ شریک) بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں مگر دین سب کا ایک ہے۔ میں تمام لوگوں سے بڑھ کر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے قریب ہوں کیونکہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں......

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے، پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔'' [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا خروج ہے۔ وہ زمین میں چالیس برس تک رہیں گے، یہ چالیس برس چار برسوں کی طرح ہوں گے۔ وہ حج اور عمرہ بھی کریں گے۔'' [2]

[1] مسند أحمد: 406/2 [صحيح]. [2] مسند عبد بن حميد، یہ اثر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے، کیونکہ اس قسم کی بات صحابی اپنی رائے سے نہیں کہہ سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
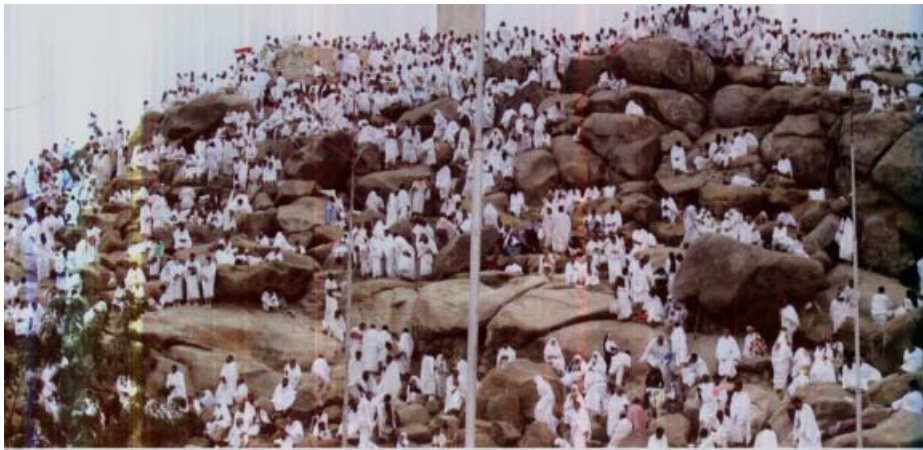
عیسیٰ علیہ السلام حج کریں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا»

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ضرور "فجِ روحاء" کے مقام سے حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے یا پھر ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کریں گے۔"[1]

مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حج کے لیے "فجِ روحاء" کے مقام سے تلبیہ پکاریں گے۔ یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیانی راستے پر واقع ہے۔ ان کا احرام یا تو حج تمتع کا ہوگا، یعنی پہلے عمرہ کر کے احرام کھول دیں گے اور حج کے لیے دوبارہ احرام باندھیں گے، یا پھر حج قران کریں گے، یعنی ایک ہی احرام سے عمرہ اور حج ادا کریں گے۔

1 صحیح مسلم، الحج، حدیث: 1252.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری بات

یاجوج وماجوج[1] بنی آدم کے دو بڑے شریر قبیلے یا قومیں ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

اولادِ آدم میں سے ہیں اور انسان ہیں۔ یہ لوگ ذوالقرنین کے زمانے میں ایک فسادی قوم کی صورت میں سامنے آئے، ان کے پڑوسیوں نے ذوالقرنین سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے اور یاجوج وماجوج کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دیں تاکہ وہ ان کے ضرر اور شر سے محفوظ رہ سکیں اور وہ لوگ زمین میں فساد نہ کر سکیں تو ذوالقرنین نے دیوار بنا دی۔

[1] یاجوج وماجوج کے بارے میں جو یہ مشہور ہے اور بعض ناقابل اعتماد کتابوں میں بھی ذکر ہے کہ ان میں بعض بہت چھوٹے اور بعض بہت بڑے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے کوئی ایک اپنا ایک کان زمین پر بچھا کر دوسرے کان کو اپنے جسم پر اوڑھ لیتا ہے۔ یہ اور اس طرح کی دیگر تمام باتیں بے اصل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آخری زمانے میں نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بعد یاجوج وماجوج لوگوں کی طرف نکلیں گے اور زمین میں پھیل جائیں گے۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مومن ساتھیوں کا جبل بیت المقدس میں محاصرہ کر لیں گے اور مومنین کو بہت مشکل صورت حال سے دوچار کر دیں گے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا جو ان کی گردنوں کو کھا جائے گا۔ اس کی وجہ سے وہ سب کے سب اکٹھے ہلاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو یاجوج وماجوج کے شر سے بچا لے گا۔ ذیل میں ان واقعات کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاجوج وماجوج پر بنائی جانے والی دیوار کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآنِ مجید میں ایک نیک بادشاہ ذوالقرنین کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا○ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا○ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا○ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا○ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا○ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا○﴾

”پھر وہ پیچھے لگا ایک (اور) راہ کے۔حتی کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو اس نے ان دونوں کے اس طرف ایک قوم پائی جو قریب نہ تھا کہ کوئی بات سمجھیں۔ وہ کہنے لگے: اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج و ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں تو کیا ہم تیرے لیے کچھ مال (جمع) کر دیں اس (شرط) پر کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دے۔اس نے کہا: میرے رب نے مجھے اس میں جو قدرت دی ہے، بہت بہتر ہے، چنانچہ تم میری (افرادی) قوت سے مدد کرو، میں تمھارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط بند بنادوں گا۔تم مجھے لوہے کے تختے لادو حتی کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو برابر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا (تو) کہا: (اب اس میں) دھونکو حتی کہ جب اس نے اسے آگ (جیسا) بنادیا تو کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ اس پر ڈال دوں، پھر وہ (یاجوج و ماجوج) استطاعت نہ رکھتے تھے کہ اس پر چڑھ جائیں اور نہ استطاعت رکھتے تھے کہ اس میں نقب لگائیں۔" [1]

ذوالقرنین کون تھا؟

اہل علم کے راجح قول کے مطابق وہ ایک نیک مومن بادشاہ تھا، نبی نہیں تھا۔ اسے ذوالقرنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مشرق و مغرب کا سفر کرکے ایسی جگہوں پر پہنچا جہاں سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ ذوالقرنین "سکندر مقدونی" نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور شخصیت ہے کیونکہ سکندر کافر تھا اور اس کا زمانہ ذوالقرنین سے دو ہزار سے کچھ زیادہ برس بعد کا ہے۔ واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ سورۂ کہف میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس نے پوری زمین کا سفر کیا۔ ہم یہاں صرف ان آیات کا مطلب بیان کریں گے جو ذوالقرنین اور یاجوج وماجوج کے قصے سے متعلق ہیں:

﴿ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا﴾ یعنی وہ مشرق ومغرب کے درمیان ایک اور راستے پر چلا جو اسے بلند پہاڑوں والے شمالی علاقے میں لے گیا۔

﴿حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ﴾ یہاں تک کہ وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچا جو ترکوں کی سرزمین میں آرمینیا اور آذر بائیجان کی سرحد کے قریب واقع تھا۔

[1] الکھف 18:92-97.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(السدّان) کے معنی ہیں: دو پہاڑ، ان کے درمیان خالی جگہ تھی، جہاں سے یاجوج وماجوج نکل کر آتے تھے، وہ ترکوں کے علاقے میں فساد انگیزی کرتے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کر دیتے تھے۔[1]

جب ان ترکوں نے ذوالقرنین کے پاس قوت دیکھی تو انھوں نے اندازہ لگا لیا کہ یہ بادشاہ صاحب اختیار اور با صلاحیت ہے۔ انھوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے اور یاجوج وماجوج کے درمیان اس راستے کو بند کرنے کے لیے ایک دیوار کھڑی کر دے تاکہ وہ ان پر حملہ نہ کر سکیں۔ اس کام کے عوض ترکوں نے بادشاہ کو مال کی پیشکش بھی کی۔ لیکن اس نیک بادشاہ نے بغیر کسی معاوضے کے محض بھلائی کے طور پر اور اللہ سے اجر وثواب لینے کے لیے دیوار بنانے کا فیصلہ کیا اور وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس مسئلے کا آسان ترین حل یہ ہے کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کی گزرگاہ کو ایک مضبوط دیوار سے بند کر دیا جائے، چنانچہ اس نے ترکوں سے کہا کہ وہ افرادی قوت سے اس کی مدد کریں:

سد ذوالقرنین جیسی پہاڑی دیوار

[1] تفسیر ابن کثیر، الکھف 18: 93,92.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا﴾ بادشاہ نے لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے دونوں پہاڑوں کے درمیان ترتیب سے کھڑے کر دیے اور پھر ان سے کہا: ﴿انْفُخُوْا﴾ یعنی دھونکنیوں سے ان پر آگ جلاؤ ﴿حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا﴾ یعنی جب لوہے کی وہ چادریں شدتِ حرارت سے آگ کی طرح سرخ ہو گئیں۔ ﴿قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ تو اس نے کہا کہ اب مجھے پگھلا ہوا تانبا فراہم کرو تاکہ میں اسے ان چادروں پر ڈال دوں۔ اس سے لوہے کے ٹکڑے آپس میں مضبوطی سے ایک دوسرے سے جڑ گئے اور ایک سخت پہاڑ کی طرح ناقابل تسخیر بن گئے۔

اس دیوار کی بلندی کے باعث یاجوج وماجوج کے لیے اس پر چڑھنا یا اس کے اوپر سے جھانکنا ناممکن ہو گیا۔ دیوار کی مضبوطی اور موٹائی کے سبب اسے نیچے سے کھودنا یا اس میں سوراخ کرنا بھی ان کے لیے ممکن نہ رہا۔ اس مضبوط و مستحکم دیوار کے ذریعے سے ذوالقرنین نے یاجوج وماجوج کے راستے کو بند کر دیا۔

یاجوج وماجوج کون ہیں؟

یاجوج وماجوج طالوت اور جالوت کی طرح عجمی نام ہیں۔ یہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور نوعِ بشر سے تعلق رکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ وہ یافث بن نوح کی اولاد میں سے دو قبیلے ہیں۔[1]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ انھوں

[1] فتح الباري، شرح صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث: 3346-3348 و 106/13.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کیا ہے کہ

''نبی کریم ﷺ ایک بار سفر میں تھے کہ صحابہ اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ پیدا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ان دو آیات کریمہ کی بلند آواز میں تلاوت فرمائی:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ○﴾

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے (یہ حال ہوگا) کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور آپ لوگوں کو نشے میں (مدہوش) دیکھیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب (بڑا ہی) شدید ہوگا۔''[1]

[1] الحج 2,1:22.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آواز سنی تو اپنی سواریوں کو حرکت دی اور سمجھ گئے کہ اللہ کے رسول وہاں ہیں جہاں سے یہ آواز آرہی ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ دن کیسا ہوگا؟ اس دن آدم علیہ السلام کو آواز دی جائے گی اور ان کا رب ان سے فرمائے گا: اے آدم! ایک گروہ کو آگ کی طرف روانہ کرو۔ وہ سوال کریں گے: اے میرے رب! جہنم رسید ہونے والا گروہ کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے لوگ جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مارے خوف اور حیرت کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور ان کی ہنسی غائب ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ نے جب انھیں اس پریشانی میں دیکھا تو فرمایا: ''عمل کرتے رہو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم لوگ دو ایسی مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جب بھی کسی چیز کے مقابلے میں ہوتی ہیں تو کثرت میں اس پر غالب آجاتی ہیں: ایک تو یاجوج و ماجوج اور دوسرے بنوآدم اور بنو ابلیس میں سے ہلاک ہونے والے۔'' عمران کہتے ہیں کہ اس پر صحابہ کا خوف و پریشانی جاتی رہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمل کرو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم لوگوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے درمیان اس طرح ہو، جس طرح اونٹ کے پہلو میں سیاہ نشان یا کسی جانور کے بازو میں ایک چھوٹا سا دائرہ ہوتا ہے۔'' [1]

جسمانی کیفیت

حضرت خالد بن عبد اللہ بن حرملہ اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اس حال میں خطبہ دیا کہ آپ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے کے سبب اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: لَا عَدُوَّ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا تُقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتّٰى يَأْتِيَ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ عِرَاضُ الْوُجُوهِ، صِغَارُ الْعُيُونِ، صُهْبُ الشِّعَافِ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ»

ڈھال، جنگجو لڑائی کے دوران تلواروں اور کلہاڑیوں سے بچاؤ کے لیے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔

''تم کہتے ہو کہ کوئی دشمن نہیں، حالانکہ تم ہمیشہ لڑائی کرتے رہو گے حتی کہ یاجوج وماجوج آجائیں، چوڑے چہروں والے، چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے۔ وہ ہر ایک بلندی سے دوڑتے

[1] مسند أحمد: 4/435، جامع الترمذي، تفسير القرآن، حديث: 3169، وقال: حديث حسن صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے آئیں گے، ان کے چہرے گویا منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔'' [1]

«صُهْبُ الشِّعاف» یعنی ان کے بالوں کا رنگ سیاہ ہوگا جس میں سرخی بھی شامل ہوگی۔

«كأن وجوههم المَجانُّ المُطْرَقَةُ» ''المجن'' ڈھال کو کہتے ہیں۔ ان کے چہروں کو ڈھال سے تشبیہ اس لیے دی گئی کہ وہ کشادہ اور گول ہوں گے۔ اور ''المُطْرَقَة'' اس لیے کہا گیا کہ وہ موٹے اور گوشت سے بھرے ہوئے ہوں گے۔

(من كل حدب ينسلون) یعنی ہر بلند جگہ سے وہ تیزی سے نکلیں گے اور زمین میں پھیل جائیں گے۔

وہ دیوار میں سوراخ کیسے کریں گے؟

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ یاجوج وماجوج دو قبیلے ہیں ۔ وہ زمین میں انواع واقسام کا فتنہ و فساد برپا کرتے تھے حتی کہ ذوالقرنین نے ان کو روکنے کے لیے دیوار بنادی۔ یہ دیوار ان کے اور عام لوگوں میں حائل ہوگئی۔ بلا شبہ وہ پسِ دیوار موجود ہیں اور ان کے پاس کھانا پینا بھی ہے۔ ان کی زندگی اور نظامِ معیشت خاص طرز کے ہیں۔ یاجوج وماجوج ہمہ وقت اس دیوار کو گرانے کی کوشش میں مشغول رہتے ہیں، چنانچہ وہ اسے کھودنے کی اور اس میں نقب لگانے کی کوشش جاری رکھتے ہیں۔

---

[1] مجمع الزوائد: 13/8، ومسند أحمد: 271/5، والطبراني ورجالهما رجال الصحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیوار کے بارے میں فرمایا:

''یاجوج وماجوج ہر روز اسے کھرچتے ہیں، جب اس میں سوراخ کرنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے: لوٹ چلو! تم کل اسے توڑنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ جب وہ لوٹ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیتا ہے مگر جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انھیں لوگوں کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمالے گا تو اس روز ان کا سردار کہے گا: لوٹ چلو! ان شاء اللہ تم کل اس میں سوراخ کر لو گے۔[1] ان کا سردار یہ کہتے ہوئے ان شاء اللہ کے الفاظ بھی کہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس روز بھی لوٹ جائیں گے۔ اگلے دن جب آئیں گے تو دیوار کو گزشتہ حالت پر ہی پائیں گے۔[2] تو وہ دیوار کو توڑ کر نکلیں گے اور لوگوں پر چڑھ دوڑیں گے۔ وہ لوگوں کا سارا پانی پی جائیں گے۔ لوگ انھیں دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے تو ان کے تیر خون سے رنگین ہو کر واپس آئیں گے۔''[3]

[1] یعنی جب وہ ان شاء اللہ کہے گا اور تصرف اور فیصلے کو اپنی جانوں کے بجائے اللہ کی طرف منسوب کرے گا تو وہ تمام کامیاب ہو جائیں گے۔ [2] یعنی جس قدر وہ کھود کر گئے تھے، اللہ تعالیٰ اسے ٹھیک نہیں کرے گا بلکہ وہ کھدی ہوئی ہی رہے گی۔ [3] مسند أحمد: 510/2، وجامع الترمذي تفسير القرآن، حديث: 3153، والمستدرك للحاكم: 488/4، وقال: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے تین باتیں واضح ہوتی ہیں

- اللہ تعالیٰ نے انھیں رات دن مسلسل کھدائی سے منع کر رکھا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ممکن تھا کہ اس میں سوراخ کر دیتے۔
- اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ توفیق بھی چھین رکھی ہے کہ وہ سیڑھی یا کسی اور آلے کے ذریعے دیوار پر چڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خیال میں یہ بات آنے ہی نہیں دی اور نہ انھیں یہ طریقہ سکھلایا ہے۔ ممکن ہے انھوں نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہو مگر دیوار کی بلندی اور ہمواری کے سبب ایسا کرنے سے قاصر رہے ہوں۔
- اللہ تعالیٰ انھیں وقت متعین اور قرب قیامت تک ان شاء اللہ کہنے کی توفیق عطا نہیں فرمائے گا۔

حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کاریگر اور حکمران وسلاطین بھی ہیں اور ان کی رعیت ایک نظام اور بالائی کنٹرول کے تحت کام کرتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچانتے ہیں اور اس کی قدرت ومشیت کا اعتراف کرتے ہیں۔

اس امر کا بھی امکان ہے کہ ان کے حکمران کی زبان پر کلمہ ''ان شاء اللہ'' اس کے معانی کو جانے بغیر ہی آجائے اور اس کی برکت سے انھیں مقصد حاصل ہو جائے۔[1]

---

[1] فتح الباري، شرح صحيح البخاري، الفتن، حديث: 7135.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاجوج وماجوج کے بارے میں آیاتِ قرآنیہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَاَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۖ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ۖ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۖ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۖ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ ﴾

”اور (یہ لوگ) آپ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے: عنقریب میں اس کا کچھ ذکر تمھارے سامنے تلاوت کروں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور اسے ہر چیز کے اسباب دیے۔ چنانچہ وہ پیچھے لگا ایک راہ کے۔ حتی کہ جب وہ غروبِ آفتاب کی جگہ پہنچا، اس نے اسے پایا کہ وہ سیاہ کیچڑ (دلدل) والے چشمے میں غروب ہو رہا ہے اور اس نے اس کے پاس ایک قوم پائی۔ ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! (تجھے اختیار ہے) خواہ تو (انھیں) سزا دے، خواہ ان سے اچھا برتاؤ کرے۔ اس نے کہا: جو شخص ظلم کرے گا، اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا، چنانچہ وہ اسے سخت ترین عذاب دے گا۔ اور رہا وہ جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو اس کے لیے (اللہ کے ہاں) بدلے میں خوب تر بھلائی ہے اور ہم لازماً اپنے کام میں سے اس کے لیے نہایت آسانی کا حکم دیں گے۔ پھر وہ ایک (اور) راہ کے پیچھے لگا۔ حتی کہ جب وہ طلوعِ شمس کی جگہ پہنچا، اس نے اسے پایا کہ وہ ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لیے ہم نے سورج کے آگے کوئی پردہ نہیں رکھا۔ (واقعہ) ایسا ہی ہے اور یقیناً اس کے پاس جو کچھ تھا علم کے اعتبار سے ہم نے اس کا احاطہ کر لیا تھا۔ حتی کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو اس نے ان دونوں کے اس طرف ایک قوم پائی جو قریب نہ تھا کہ کوئی بات سمجھیں۔ انھوں نے کہا: اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج و ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں تو کیا ہم تیرے لیے کچھ مال (جمع) کر دیں، اس (شرط) پر کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دے۔ اس نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے رب نے اس میں جو مجھے قدرت دی ہے، بہت بہتر ہے، چنانچہ تم میری (افرادی) قوت سے مدد کرو۔ میں تمھارے اور ان کے درمیان مضبوط بند بنا دوں گا۔ تم مجھے لوہے کے تختے لا دو حتیٰ کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان خلا کو برابر کر دیا (تو) کہا: (اب اس میں) دھونکو حتیٰ کہ جب اس نے اسے (آگ) جیسا بنا دیا تو کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ اس پر ڈال دوں، پھر وہ (یاجوج و ماجوج) استطاعت نہ رکھتے تھے کہ اس پر چڑھ جائیں اور نہ استطاعت رکھتے تھے کہ اس میں نقب لگائیں۔" [1]

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا﴾ کے یہ معنی ہیں کہ وہ لوگ ان سے مخاطب ہونے والے کی بات کو بہت مشکل اور بڑی دیر سے سمجھتے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○﴾

"حتی کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے (دوڑتے) آئیں گے۔" [2]

فرمانِ الٰہی: ﴿مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر بلند جگہ سے تیزی سے اترتے ہوئے آئیں گے اور زمین میں پھیل جائیں گے۔

[1] الکھف 18:83-99. [2] الأنبیآء 21:96.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث مبارکہ

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور آپ فرما رہے تھے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ۔ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ»

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ عربوں کے لیے تباہی ہے، اس شر سے جو بہت قریب آچکا ہے۔ آج یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ کھول دیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور ساتھ ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنا کر دکھایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: یا رسول اللہ! کیا ہم اس وقت ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، جب خباثت بہت زیادہ ہو جائے گی۔'' [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا سا سوراخ کھول دیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے نو (9) کی گرہ بنا کر دکھائی۔'' [2]

---

[1] صحیح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3346، وصحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حديث:2880. [2] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3347.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیری اطاعت پر قائم ہوں اور ساری خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم والوں کو الگ کر دو۔ وہ کہیں گے: یا اللہ! جہنمیوں کا گروہ کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ (خوف وغم کی وجہ سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش ہیں، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ ہم میں سے ایک کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! تم میں سے ایک شخص ہوگا اور (باقی ایک کم) ہزار یاجوج وماجوج میں سے ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی کل تعداد کا ایک چوتھائی ہو گے۔ ہم نے خوش ہو کر (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے۔ ہم نے خوش ہو کر (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر خوشی سے (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے ایک سفید بیل کے جسم میں سیاہ بال ہوتا ہے یا پھر سیاہ بیل کے بدن میں سفید بال ہوتا ہے۔[1]

[1] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3348، وصحيح مسلم، الإيمان، حديث:222.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سفر میں تھے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ پیدا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے ان دو آیتوں کو پڑھا:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝﴾

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے (یہ حال ہوگا) کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور آپ لوگوں کو نشے میں (مدہوش) دیکھیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب (بڑا ہی) شدید ہوگا۔" [1]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آواز سنی تو اپنی سواریوں کو حرکت دی اور سمجھ گئے کہ اللہ کے رسول وہاں ہیں جہاں سے یہ آواز آ رہی ہے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ دن کیسا ہوگا؟ اس دن آدم علیہ السلام کو آواز دی جائے گی اور ان کا رب تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائے گا: اے آدم! جہنمیوں کو آگ کی

[1] الحج 22:1,2.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف روانہ کرو۔ وہ سوال کریں گے: اے میرے رب! جہنم والے کتنے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے لوگ جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خوف اور حیرت کے مارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زبانیں گنگ ہوگئیں اور ان کی ہنسی غائب ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انھیں اس پریشانی میں دیکھا تو فرمایا: ''عمل کرتے رہو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! تم لوگ دو ایسی مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جب بھی کسی چیز کے ساتھ ہوتی ہیں تو کثرت کے اعتبار سے اس پر غالب آجاتی ہیں۔ ایک تو یاجوج وماجوج اور دوسرے بنو آدم اور بنو ابلیس میں سے ہلاک ہونے والے۔'' عمران کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر صحابہ کا خوف اور پریشانی جاتی رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! تم لوگوں کے درمیان اس طرح ہو گے جس طرح اونٹ کے پہلو میں سیاہ علامت ہوتی ہے یا کسی جانور کے بازو میں ایک چھوٹا سا دائرہ ہوتا ہے۔[1]

* نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاماتِ قیامت، عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور حکومت کرنے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

«فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيسٰى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ»

''وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل

[1] مسند أحمد: 435/4، وجامع الترمذي، حديث: 3169، وقال: حديث حسن صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوہ طور سے لیا گیا یروشلم کا فضائی منظر جو کہ سطح سمندر سے 826 میٹر بلند ہے۔

فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑائی کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ آپ میرے بندوں کو لے کر کوہِ طور کی طرف چلے جائیں۔“ [1]

حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُم عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَّاءٌ»

”اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلندی سے دوڑتے بھاگتے آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ جب ”جھیل طبریہ“ (Sea of Galilee) سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا، جب ان کا آخری گروہ

[1] صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حديث:2937.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہاں پہنچے گا تو وہ کہیں کہ گے کبھی اس جگہ پانی ہوا کرتا تھا۔"[1]

"جھیل طبریہ" کو "بحیرۂ جلیل" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مقبوضہ فلسطین کے شمال میں واقع ہے۔ اس میں دریائے اردن آکر گرتا ہے جو اپنے بہاؤ کو جاری رکھتے ہوئے اس میں سے اردن کے زیریں علاقے کے درمیان میں جا کر نکلتا ہے۔ اس کا حجم کچھ اس طرح سے ہے کہ: "بحیرۂ طبریہ" کا طول 23 کلومیٹر اور سب سے زیادہ چوڑائی 13 کلومیٹر ہے۔ اس کی گہرائی کہیں بھی 44 میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ سطح سمندر سے 210 میٹر نیچے واقع ہے۔

[1] صحیح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حدیث: 2937.

طبریہ کی جھیل

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

''پھر یاجوج وماجوج چلتے چلتے ''جبل خمر'' تک جا پہنچیں گے۔[1] اب وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا ہے، آؤ اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلانا شروع کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے رنگین کر کے واپس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کر لیا جائے گا حتی کہ بیل کا سر ان کے لیے اس سے بھی قیمتی ہو جائے گا۔[2] جیسے آج تم میں سے کسی کو سو دینار مل جائے۔''

پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیج دے گا۔[3] جس سے وہ سب کے سب آنِ واحد میں مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ بھی ایسی نہ ہو گی جو ان کی چربی اور بدبو سے متعفن نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جو دو کوہانوں والے بڑے

---

[1] (خَمَر) خاء اور میم کے زبر کے ساتھ گھنے درخت کو کہتے ہیں۔ یہ دراصل جبل بیت المقدس ہے اور فلسطین میں واقع ہے۔ [2] یعنی انھیں اس قدر سختی، حاجت اور بھوک لاحق ہو گی کہ اگر ان میں سے کسی کو بیل کا سر مل جائے گا تو اسے اس قدر خوشی ہو گی جس قدر خوشی کسی صحابی کو سو دینار ملنے سے ہوتی تھی۔ [3] ''نغف'' دراصل ایک کیڑا ہوتا ہے جو اونٹوں اور بکریوں کی گردن میں پیدا ہوتا ہے اور انھیں ہلاک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں پر بھی یہی کیڑا بھیجے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی، وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بارش برسائے گا جس سے مٹی، گارے، اون اور بالوں کے بنے تمام گھر تباہ ہو جائیں گے، وہ بارش ساری زمین کو دھو کر چکنی اور سپاٹ بنا دے گی پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنا پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹاؤ۔ اس وقت ایسی برکت ہوگی کہ ایک انار پوری جماعت کے لیے کافی ہو جائے گا۔ انار کا خول اتنا بڑا ہوگا کہ وہ جماعت اس کے سایے میں بیٹھ سکے گی۔ دودھ میں اس قدر برکت ڈالی جائے گی کہ دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہو جائے گی۔ دودھ دینے والی گائے ایک پورے قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔ دودھ دینے والی بکری ایک پورے گھرانے کو کافی ہوگی۔ اسی حال میں اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ وہ انھیں بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلم کی روح قبض کر لے گی۔ زمین پر اس وقت صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علانیہ طور پر لوگوں کی موجودگی میں مباشرت کریں گے، انھی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔[1]

[1] صحیح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، حدیث:2937.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں دو کوہانوں والے بڑے اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ وہ یاجوج وماجوج کی نعشیں اٹھائیں گے اور انھیں ایک گہرے گڑھے میں پھینک دیں گے۔ مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے۔[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج کروایا گیا اور آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو انھوں نے قیامت کا ذکر کیا تو سب نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دی۔ انھوں نے دجال کے قتل کا ذکر کیا اور پھر کہا کہ لوگ اپنے شہروں اور گھروں کی طرف لوٹ رہے ہوں گے کہ ان کا سامنا یاجوج وماجوج سے ہو جائے گا۔[2]

جھیل طبریہ سے نکلنے والا دریائے اردن

وہ ہر بلندی سے دوڑتے آ رہے ہوں گے جس پانی سے گزریں گے، اسے پی کر ختم کر دیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے، اسے تباہ کر دیں گے۔ لوگ مجھ سے دعا

[1] جامع الترمذي، الفتن، حديث:2240 وهو حديث صحيح . [2] یعنی جب وہ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں چھپ جائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے تو یہ خبر سن کر لوگ واپس اپنے شہروں اور گھروں کو آ جائیں گے مگر آتے ہی ان کو یاجوج وماجوج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطالبہ کریں گے، میں اللہ سے دعا مانگوں گا تو وہ ان سب کو ہلاک کردے گا۔ ان کی لاشوں کی بو سے زمین میں تعفن پھیل جائے گا، مسلمان پھر مجھ سے دعا کی التجا کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا، بارش کا وہ پانی ان کے جسموں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گا۔ [1]

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یاجوج وماجوج کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا:

"وہ لوگوں پر نکلیں گے تو ان کا سارا پانی پی لیں گے۔لوگ ان سے (خوفزدہ ہوکر) بھاگ جائیں گے۔ یاجوج وماجوج اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے تو وہ خون سے رنگین ہوکر واپس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں پر بھی غلبہ پا لیا اور آسمان والوں پر بھی اپنی قوت اور عظمت کے باعث غالب آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا بھیج دے گا جو ان سب کو ہلاک کردے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کر سیر ہوں گے اور موٹے تازے ہو جائیں گے۔" [2]

---

[1] المستدرك للحاكم:4/489,488، وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في تلخيصه وأخرجه الإمام أحمد في المسند: 4/182. [2] جامع الترمذي، تفسير القرآن، حديث: 3153، وحسنه، وسنن ابن ماجه، الفتن، حديث:4080، والمستدرك للحاكم: 4/488، وصححه الألباني، ووافقه الذهبي في التلخيص .

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاجوج وماجوج کے بارے میں وارد ایک ضعیف حدیث

یاجوج وماجوج کے بارے میں بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں بہت سی ضعیف احادیث بھی مشہور ہوگئی ہیں۔ ان میں سے یہ حدیث نہایت ضعیف ہے:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج و ماجوج کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یاجوج ایک امت ہے اور ماجوج ایک امت ہے، ان میں سے ہر ایک امت میں چار لاکھ امتیں ہیں۔ ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک وہ اپنی اولاد میں سے ایک ہزار افراد کو اپنے سامنے مسلح شکل میں نہ دیکھ لے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے متعلق کچھ بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی تین اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک قسم ''اَرز'' کی طرح ہے۔ میں نے کہا: ''ارز'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شام میں ایک درخت ہے جس کی بلندی آسمان کی طرف ایک سو بیس ہاتھ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے کوئی تدبیر یا لوہا کارگر نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک قسم ایسی ہے جو اپنا ایک کان زمین پر بچھا کر دوسرے کان کو بدن پر لپیٹ لے گی۔ وہ جس کے پاس سے گزریں گے، اسے کھا جائیں گے، چاہے وہ ہاتھی ہو، وحشی جانور ہو، اونٹ ہو یا خنزیر ہو۔ یاجوج وماجوج میں سے جو کوئی مر جاتا ہے، وہ اسے بھی کھا جاتے ہیں۔ ان کے لشکر کا اگلا حصہ شام میں ہوگا تو آخری حصہ خراسان میں ہوگا۔ وہ مشرق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب دریاؤں کا اور ''بحیرہ طبریہ'' کا پانی پی جائیں گے۔ [1]

یاجوج و ماجوج کی ہلاکت

یاجوج و ماجوج کے مرد، عورتیں اور بچے زمین میں قتل و غارتگری اور فساد کرتے ہوئے لوگوں کی عزتیں پامال کرتے ہوئے اودھم مچا دیں گے حتی کہ ان کا کفر اس قدر بڑھ جائے گا کہ وہ آسمان پر تیر چلانا شروع کر دیں گے تاکہ جس طرح زمین پر ان کا قبضہ ہوا ہے، اسی طرح آسمان پر بھی ہو جائے۔ اہل زمین میں سے ان کی دست برد سے وہی بچے گا جو قلعہ بند ہوگا یا کہیں چھپا ہوا ہوگا۔ ان قلعہ بند لوگوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مومن ساتھی بھی ہوں گے اور وہ شدید بھوک، حاجت اور سخت مشکلات کا شکار رہوں گے۔

اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے جیسا کہ سابقہ احادیث میں گزر چکا ہے۔ دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ایک مہلک کیڑا یاجوج و ماجوج کی گردنوں میں پیدا کر دے گا جس سے وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ دو کوہانوں والے بڑے اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا جو یاجوج و ماجوج کے مردہ جسموں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، انھیں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر صاف ستھری کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنے پھل اگاؤ اور

---

[1] مجمع الزوائد للهيثمي: 13/8..

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی برکتیں لوٹاؤ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یاجوج وماجوج کو کھول دیا جائے گا۔ وہ لوگوں پر چڑھ دوڑیں گے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ ''وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔'' زمین میں خوب غارت گری کریں گے، مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں پناہ گزین ہو جائیں گے اور اپنے مویشی بھی اپنے ساتھ رکھیں گے۔ یاجوج وماجوج زمین کا سب پانی پی جائیں گے یہاں تک کہ ان کا لشکر ایک دریا کے پاس سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا حتیٰ کہ وہ خشک ہو جائے گا۔ جب ان کا ایک دوسرا گروہ وہاں پہنچے گا تو کہے گا: اس جگہ کبھی پانی ہوتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زمین کے سب لوگ شہروں یا پناہ گاہوں میں محصور ہو جائیں گے تو یاجوج وماجوج میں سے ایک شخص کہے گا: زمین والوں سے تو ہم فارغ ہو گئے ہیں، اب آسمان والے رہ گئے ہیں، پھر ان کا ایک شخص اپنا نیزہ لہرائے گا اور اسے آسمان کی طرف اچھال دے گا اور وہ خون سے آلودہ ہو کر واپس آئے گا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے آزمائش اور فتنہ ہوگا۔ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ایک کیڑا بھیج دے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا، اس کے اثر سے یہ سب مر جائیں گے اور ان کی آہٹ تک سنائی نہ دے گی۔ مسلمان کہیں گے کہ ہے کوئی ایسا شخص جو ہماری خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال کر معلوم کرے کہ ہمارے اس دشمن کا کیا انجام ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اہل اسلام میں سے ایک شخص مرنے کی تیاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے اٹھے گا، وہ اپنے قلعے سے نیچے اتر کر دیکھے گا، تو ان سب کو اوپر تلے گرے ہوئے مردہ پائے گا۔ وہ خوشی سے پکار اٹھے گا: اے مسلمانو! مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے دشمن کا صفایا کر دیا ہے۔ مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل آئیں گے۔ ان کے مال مویشی آزادی سے چریں گے۔ ان کے جانوروں کے لیے اس وقت یاجوج وماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا، اسے کھا کر وہ اس قدر موٹے ہو جائیں گے، جتنا کوئی جانور کسی اچھے سے اچھے سبزے اور چارے کو کھا کر موٹا ہوتا ہے۔ [1]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یاجوج وماجوج زمین میں موجود ہر شخص کو ہلاک کر ڈالیں گے، صرف وہی بچے گا جو کسی قلعے میں پناہ گزیں ہو گا۔ جب یاجوج وماجوج زمین والوں کی ہلاکت سے فارغ ہو جائیں گے تو آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ اب صرف وہی لوگ بچے ہیں جو قلعوں میں ہیں یا آسمان والے رہ گئے ہیں، وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے، تو وہ خون سے آلودہ ہو کر واپس آئیں گے۔ وہ کہیں گے کہ تم نے آسمان والوں سے بھی راحت حاصل کر لی ہے، اب صرف وہی رہ گئے ہیں جو قلعوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ یہ ان کا محاصرہ کر لیں گے حتی کہ ان کے لیے محاصرے کی مشکلات بہت بڑھ جائیں گی، ابھی وہ اسی سوچ بچار میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک کیڑا مسلط کر دے گا جو ان کی

---

[1] مسند أحمد: 77/3، وسنن ابن ماجه، الفتن، حديث: 4079، والمستدرك للحاكم: 489/4، وقال: حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردنوں میں پیدا ہوگا اور وہ ان کی گردنوں کو توڑ ڈالے گا۔ وہ ایک دوسرے پر گریں گے اور مر جائیں گے ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ایک کہے گا: کعبہ کے رب نے انھیں قتل کردیا ہے۔ بعض دوسرے کہیں گے: نہیں نہیں، یہ ہمارے ساتھ دھوکا کررہے ہیں تاکہ ہم ان کی طرف نکلیں اور یہ ہمیں بھی اسی طرح ہلاک کردیں جس طرح انھوں نے ہمارے بھائیوں کو ہلاک کر دیا۔ وہ کہے گا کہ تم مجھے قلعے کا دروازہ کھول دو میں باہر جا کر ان کی خبر لاتا ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہیں کھولیں گے۔ وہ کہے گا کہ مجھے کوئی رسی دے دو۔ وہ رسی کے ذریعے نیچے اترے گا تو ان سب کو مردہ پائے گا۔'' [1]

[1] المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية:18/443، حديث:4523.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاجوج وماجوج کے بعد کوئی لڑائی نہیں

جب اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ہلاک کردے گا تو زمین میں سوائے مومنوں کے کوئی نہیں بچے گا۔ برکات وخیرات ہر طرف پھیل جائیں گی، ان کے دل آپس میں صاف ہوں گے اور جدال وقتال اور جنگیں ختم ہو جائیں گی۔

حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! گھوڑوں کو چھوڑ دیا گیا ہے، ہتھیار رکھ دیے گئے ہیں، لوگوں کا خیال ہے کہ اب کوئی لڑائی نہیں ہوگی اور جنگیں اختتام پذیر ہوگئی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انھوں نے غلط کہا، لڑائی تو اب آئی ہے۔ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہے گی جو اللہ کے راستے میں لڑتی رہے گی، ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں کو جنھیں اللہ رزق دے رہا ہوگا، ٹیڑھا کردے گا۔ وہ جماعت قیامِ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتی رہے گی۔ لڑائی یاجوج وماجوج کے نکلنے تک موقوف نہ ہوگی۔"[1]

[1] السنن الكبرٰى للنسائي: 218/5، و سلسلة الأحاديث الصحيحة: 571/4، حديث: 1935.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
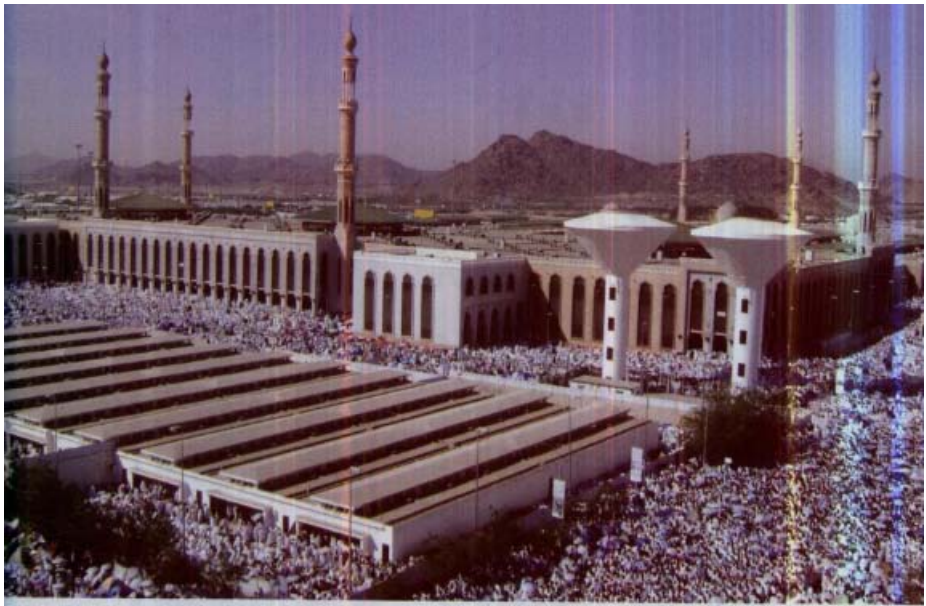
یاجوج وماجوج کے بعد حج باقی رہے گا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ»

''خروجِ یاجوج ماجوج کے بعد بھی بیت اللہ شریف کا حج اور عمرہ کیا جائے گا۔'' [1]

[1] صحيح البخاري، الحج، حديث: 1593.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالقرنین کی یاجوج و ماجوج کے لیے بنائی ہوئی دیوار کو کسی نے دیکھا ہے؟ یا کسی کے لیے دیکھنا ممکن بھی ہے؟

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسے دیکھا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسے تعلیقاً صیغۂ جزم کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں نے اس دیوار کو دیکھا ہے، وہ ایک دھاری دار چادر کی طرح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: ''واقعی تم نے اسے دیکھا ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کو ابن ابی عمر نے اہل مدینہ کے ایک شخص سے موصولاً روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے یاجوج وماجوج کی دیوار دیکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''وہ کیسی تھی؟'' اس نے عرض کی: دھاری دار چادر کی طرح، ایک دھاری سرخ اور ایک دھاری سیاہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: ''واقعی تم نے اسے دیکھا ہے۔''[1]

[1] فتح الباري شرح صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3348.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے دیوار اور بعض بادشاہوں کے اس تک پہنچنے کی کوشش کا قصہ ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

"خلیفہ واثق باللہ [1] نے اپنی حکومت کے زمانے میں اپنے کچھ امراء کو تیار کیا اور ان کے ساتھ ایک لشکر بھی روانہ کیا تا کہ وہ اس دیوار کا جائزہ لیں، اس کا معائنہ کریں اور واپسی پر خلیفہ کو اس کی رپورٹ پیش کریں۔ یہ لشکر ایک ملک سے دوسرے ملک، ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر کرتا رہا حتی کہ اس دیوار تک پہنچ گیا۔ انھوں نے دیکھا کہ دیوار کو لوہے اور تانبے سے بنایا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس میں ایک دیوہیکل دروازہ بھی ہے جس پر بہت بڑے بڑے تالے لگے ہوئے تھے، نیز دیکھا کہ وہاں مٹی اور پتھر سے ایک برج تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے پاس اس کے پڑوسی ملکوں کے بادشاہوں کی طرف سے کچھ پہریدار بھی تھے۔ یہ دیوار بلند وبالا، پرشکوہ اور عظیم ہے، اس پر کوئی چڑھ نہیں سکتا، نہ اس کے اردگرد کے پہاڑوں پر چڑھا جا سکتا ہے۔ یہ مشن قریباً دو سال تک اپنے کام میں مشغول رہنے کے بعد واپس لوٹا اور بہت سے عجیب وغریب امور کا مشاہدہ کر کے آیا۔ [2]

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس قصے کی کوئی سند بیان نہیں کی اور نہ صحت وضعف کے اعتبار سے اس پر کوئی تبصرہ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] خلیفہ واثق باللہ نے عہد عباسی میں (227 تا 232ھ بمطابق 842 تا 847ء) حکومت کی۔ عباسی خلفاء میں ترتیب کے لحاظ سے ان کا نواں نمبر بنتا ہے۔ [2] البداية و النهاية: 126/7.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا سدِ ذوالقرنین کا دیوارِ چین [1] سے کوئی تعلق ہے؟

سدِ ذوالقرنین اور دیوارِ چین میں کئی اعتبار سے فرق ہے۔

① ذوالقرنین نے یہ دیوار یاجوج وماجوج کے حملوں کو روکنے کے لیے بنائی تھی لیکن دیوارِ چین کو وہاں کے حکمرانوں نے اپنی مملکت کی حفاظت کے لیے تعمیر کیا۔

---

[1] عظیم دیوارِ چین تاریخِ انسانی میں طویل ترین تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔ اس کی لمبائی 6400 کلومیٹر ہے۔ اس پر 4 قبل مسیح میں کام شروع ہوا اور 17ء تک جاری رہا۔ اس دیوار کو چینیوں نے شمالی حملہ آوروں سے حفاظت کے لیے تعمیر کیا تھا۔ یہ دیوار چین کے شمال مشرقی ساحل سے شروع ہو کر وسطِ چین تک چلی گئی ہے۔ ماہ وسال کے گزرنے سے اس کے کچھ اجزاء گر بھی گئے تھے۔ بعد میں ان کی مرمت کر دی گئی۔ اس کے بنیادی حصے کی لمبائی (3460) کلومیٹر ہے۔ دیوار کی بلندی (7.5) میٹر ہے اور موٹائی بنیاد سے (7.5) میٹر جبکہ اوپر جا کر یہ (4.6) میٹر رہ جاتی ہے۔ پوری دیوار میں ہر (180) میٹر کے فاصلے پر نگرانی کے لیے برج بنائے گئے ہیں۔ گزشتہ صدیوں میں اس دیوار کے بعض حصے منہدم ہو گئے تھے جنھیں 1949ء میں چینیوں نے دوبارہ تعمیر کر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② سد ذو القرنین کی بناوٹ لوہے اور تانبے سے ہے جبکہ دیوار چین کو پتھر، اینٹوں اور چونے سے بنایا گیا ہے۔

③ یاجوج و ماجوج کی دیوار دو پہاڑوں کے درمیان ان کا راستہ بند کرنے کے لیے بنائی گئی تھی جب کہ دیوار چین مختلف پہاڑوں کی چوٹیوں سے ہوتی ہوئی مشرقی چین سے مغربی چین تک ہزاروں میلوں پر محیط ہے۔

④ سد یاجوج وماجوج کو آخری زمانے میں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، توڑ ڈالے گا لیکن دیوار چین تو ماضی میں کئی جگہ سے ٹوٹ چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
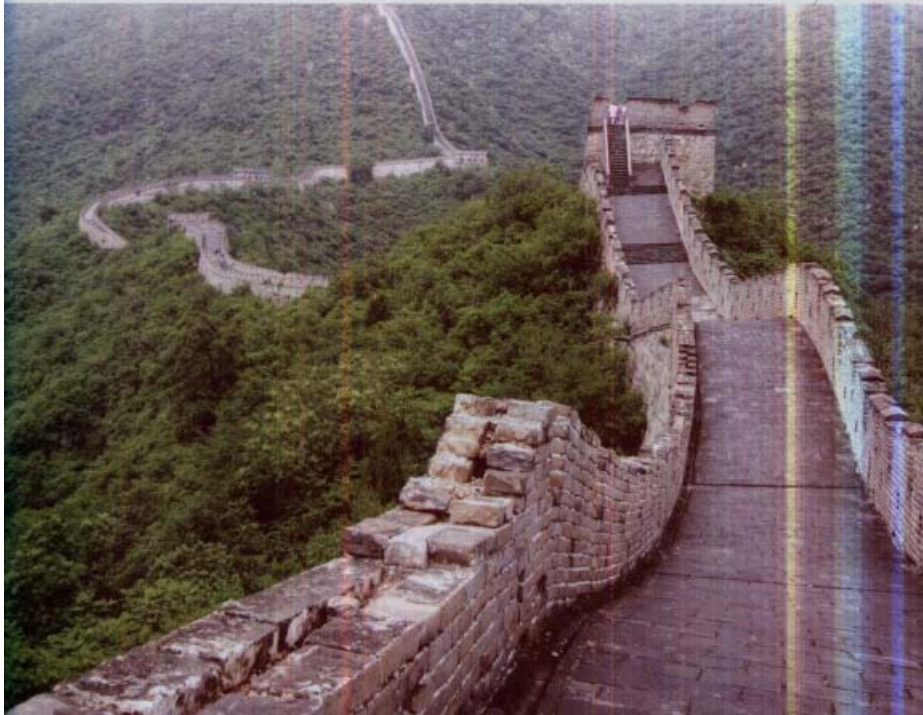
مصنوعی سیارے (Satellite) یاجوج وماجوج کو کیوں نہیں دیکھ سکتے؟

زمین کے تمام حصوں کی معرفت اور ان میں موجود ساری مخلوقات کا احاطہ کرنا تو محض اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے جس نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اگر ہم یاجوج و ماجوج کی دیوار، یا دجال کی جگہ یا اور دیگر مخلوقات کو معلوم نہیں کر سکے تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ موجود ہی نہیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے خود ہی لوگوں سے یاجوج و ماجوج اور ان کی دیوار کو اوجھل کر رکھا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور لوگوں کے درمیان بعض ایسی اشیاء حائل کردی ہوں جو انھیں دیکھنے میں مانع ہوں جیسا کہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں میدانِ ''تیہ'' [1] میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا تو وہ زمین کے چند کلومیٹر کے علاقے میں ہی چالیس برس تک بھٹکتے رہے اور لوگوں کو ان کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلا حتیٰ کہ وہ مدت ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اس نے ہر چیز کے لیے ایک متعین وقت اور مدت مقرر کر رکھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] یعنی جب بنی اسرائیل میدان تیہ میں بھٹک گئے، نہ انھیں راستے کا پتہ چلتا تھا اور نہ اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ بنی اسرائیل کے زمین میں بھٹکنے کا واقعہ اس طرح ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام ◂◂

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾

''اور اس (قرآن) کو آپ کی قوم نے جھٹلایا، حالانکہ وہ حق ہے، کہہ دیجیے: میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ ہر ایک خبر کا وقت مقرر ہے اور جلد ہی تم جان لوگے۔'' [1]

اور ان کی قوم کو (آلِ فرعون سے) نجات عطا فرمائی تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ﴿ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ ''اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نام لکھ دی ہے۔'' وہ زمین بیت المقدس کی تھی مگر انھوں نے اس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا اور کہا: ﴿اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝﴾ ''وہاں تو زور آور سرکش لوگ ہیں اور جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم تو ہرگز وہاں نہ جائیں گے۔ ہاں، اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم بخوشی چلے جائیں گے۔'' کہنے لگے: وہ تو بڑی سرکش اور جابر قوم ہے، یعنی ان کے پاس قوت و جبروت ہے۔ ہم اس بستی میں کبھی داخل نہ ہوں گے۔ جب انھوں نے اس ارضِ مقدس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ﴾ ''کہ اب یہ زمین ان پر چالیس برس کے لیے حرام کر دی گئی ہے، چنانچہ یہ (خانہ بدوش) ہو کر چالیس برس تک اس زمین میں بھٹکتے رہے۔ وہ ایک جگہ ہوتے، دن بھر سفر کرتے مگر جب رات ہوتی تو خود کو پھر اسی جگہ پاتے جہاں کل رات گزاری تھی۔ انھیں کچھ معلوم نہ تھا کہ کدھر جائیں۔ سارا دن اپنی سواریوں اور قدموں پر چلتے مگر اس کے باوجود کوئی مسافت طے نہ ہوتی بلکہ اس وحشت ناک صحرا میں چالیس برس تک ایک ہی جگہ گھومتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ سزا اس لیے مسلط کی تھی کہ انھوں نے اس وقت سرکشی کا مظاہرہ کیا، جب انھیں ارض مقدس میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا، حکم ماننے کے بجائے انھوں نے یہاں تک کہہ دیا: ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ ''اے موسیٰ! تم اور تمھارا رب جا کر دونوں ہی لڑ بھڑ لو، ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔''

[1] الأنعام 6:66,67.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس چیز کے اکتشاف سے پہلے لوگ قاصر رہے، اسے بعد والے بھی معلوم نہ کر سکے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ [1]

آخری بات یہ کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''یاجوج وماجوج کے بارے میں وارد یہ احادیث حقیقت پر مبنی ہیں۔ ان پر ایمان رکھنا واجب ہے کیونکہ یاجوج وماجوج کا خروج علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ان کے بارے میں وارد احادیث میں وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کی کثرتِ تعداد کے باعث کسی کے پاس ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور دجال سے نجات پانے والے ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کر لیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام یاجوج وماجوج کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سب کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس کے اثر سے وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ہلاکت کے بعد ان کی لاشوں کے تعفن سے اہل زمین بہت اذیت میں ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیج دے گا جو انھیں اٹھا کر ایسی جگہ جا پھینکیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ [2]

---

[1] دجال کے بارے میں تفصیلی کلام میں گزر چکا ہے کہ ''برمودا مثلث'' ابھی تک ایک معمہ ہے جس کی حقیقت کے متعلق سائنسی ترقی اور جدید وسائل کے باوجود اہل علم تا حال حیرت و پریشانی کا شکار ہیں۔ [2] قاضی عیاض کا یہ کلام ملا علی قاری نے مرقاة المفاتیح شرح مشكاة المصابيح: 2/16 میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری بات

کیا مسلمانوں پر یاجوج وماجوج کے خلاف لڑنا واجب ہے؟

جواب

ہر شخص پر ان کے خلاف لڑنا واجب نہیں جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے قصے میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے: ''میں نے اپنے کچھ ایسے بندے بھیجے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں ہمت نہیں، لہٰذا آپ میرے مؤمن بندوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جائیں۔''[1]

[1] صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حديث:2937.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین میں دھنسنے کے تین واقعات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
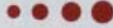
ڈنمارک کی ایک سڑک پر زمین دھنسنے کا عبرتناک منظر

زمین دھنس جانے کے چند اور مناظر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
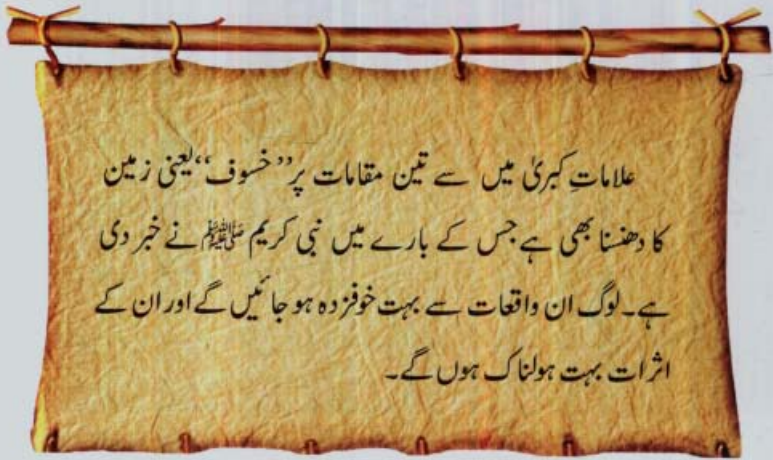
''خسف'' کے معنی

خسف کے معنی ہیں: زمین کا پھٹ جانا اور جو کچھ اس کے اوپر ہو، اس کا زمین کے اندر غائب ہو جانا۔

زمانۂ ماضی وحاضر میں بہت سے ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں جو قوت اور حجم میں ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ مگر وہ ''خسوف'' جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے ان کی ایک خاص حیثیت ہوگی اور ان کی خبر اور چرچا ہر طرف پھیل جائے گا۔

تین مقامات پر ہونے والے وہ ''خسوف'' جن کا ذکر احادیث میں وارد ہے، آخری زمانے میں واقع ہوں گے۔ قرآن وسنت کی بہت سی نصوص ان پر دلالت کرتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خسف کے بارے میں وارد احادیث

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ»

''یقیناً وہ (قیامت) اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو، پھر آپ نے ذکر کیا: دھواں، خروجِ دجال، خروج دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول، خروجِ یاجوج وماجوج، مشرق، مغرب اور جزیرہ نمائے عرب میں زمین کا دھنس جانا اور سب سے آخر میں جو علامت ظاہر ہوگی، وہ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (شام) کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔'' [1]

[1] صحيح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، حديث:2901.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
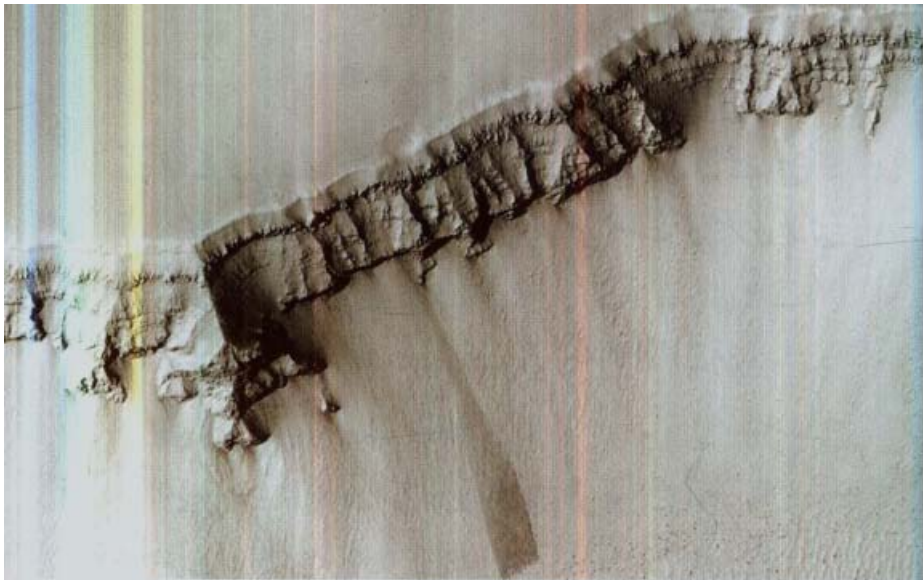
ایسی احادیث جن میں ''دھنسنے'' کے واقعات کا ذکر ہے جو گناہوں کی سزا کے طور پر ہوں گے

❋ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہو و لعب میں رات گزاریں گے، جب صبح ہوگی تو سب کے سب خنزیر بن چکے ہوں گے۔ اس امت کے بعض قبائل کو ان کے گھروں سمیت زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جب صبح ہوگی تو لوگ کہیں گے کہ آج رات بنو فلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ آج رات فلاں قبیلے کے گھروں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ ان پر پتھر برسائے جائیں گے اور ان پر منحوس ہوا بھیجی جائے گی جو انھیں اسی طرح ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گی جس طرح پہلی قوموں کو ان کے شراب پینے، سود کھانے، مردوں کے ریشم پہننے، گانے بجانے والی عورتیں اختیار کرنے اور قطع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمی کرنے کی وجہ سے بیخ و بن سے اڑا چکی ہے۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان ہلاک ہونے والوں کی ایک اور خصلت بھی ذکر کی مگر میں اسے بھول گیا ہوں۔[1]

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ»

''میری امت میں خسف و مسخ اور پتھروں کی بارش ہوگی۔''[2]

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

''ایک شخص تکبرانہ انداز میں اپنی چادر زمین پر گھسیٹتے ہوئے چل رہا تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اس میں قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔''[3]

(یتجلجل) کے معنی ہیں: آواز کے ساتھ حرکت کرنا۔

---

[1] المستدرك للحاكم: 515/4، وقال: حديث صحيح على شرط مسلم. [2] أخرجه الحاكم: 492/4، وقال: إن كان أبو الزبير سمع من عبد الله بن عمر فإنه صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه. [3] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حديث:3485.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا:

''اے انس! لوگ مختلف شہروں میں رہائش اختیار کریں گے، ان میں سے ایک شہر کا نام ''بُصرہ'' یا ''بُصیرہ'' ہے۔ اگر تمھارا وہاں گزر ہو یا اس میں داخل ہونے کا اتفاق ہو تو اس کی شوریلی زمینوں سے، اس کی زرعی پیداوار سے، اس کے بازاروں سے اور اس کے امراء کے دروازوں سے بچ کر رہنا۔ تم اس کے نواحی علاقوں تک ہی رہنا کیونکہ اس شہر والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ان پر پتھروں کی بارش ہوگی اور وہاں زلزلے آئیں گے۔ کچھ لوگ وہاں رات گزاریں گے مگر صبح ہونے سے قبل بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔'' [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خبر دی ہے کہ لوگ مختلف شہروں میں جا کر رہیں گے، ان میں سے ایک ''بصرہ'' نامی شہر بھی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خبر دار کیا کہ وہ اس شہر کی شوریلی زمین سے بچ کر رہیں، وہ اس کی نباتات سے اور اس کے بازاروں سے بھی بچ کر رہیں جہاں لوگ جمع ہوتے اور خرید و فروخت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظالم حکام کے دروازوں پر جانے سے بھی ڈرایا کیونکہ شہر میں زمین دھنسنے، پتھر برسنے، زلزلے برپا ہونے اور شکلیں بدلنے کے واقعات ہوں گے۔

[1] سنن أبي داود، الملاحم، حديث: 4307، وصححه الألباني.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے انھیں بصرہ کے گرد ونواح میں رہنے کی ہدایت فرمائی تاکہ وہ ہلاکت سے بچ سکیں۔

❊ حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ اس نے کوئی بدعت ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا، میں نے نبیِ کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے قدریہ فرقے کے لوگوں کے ساتھ شکلیں بدلنے، زمین میں دھنسنے اور پتھروں کی بارش جیسے واقعات پیش آئیں گے۔''[1]

خلاصہ

آخری زمانے میں واقع ہونے والے تین بڑے ''خسوف'' میں سے ایک کے مقام اور سبب کا ذکر پہلی حدیث میں ہو چکا ہے۔ جہاں تک خسف کے باقی دو واقعات کا تعلق ہے تو وہ بھی آخری زمانے میں واقع ہوں گے۔ لیکن مجھے ان کے مقام یا سبب پر دلالت کرنے والی کوئی حدیث نہیں مل سکی۔ واللہ اعلم۔

---

[1] سنن ابن ماجه، الفتن حديث:4061، وجامع الترمذي، القدر، حديث: 2152، وهو حديث صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاماتِ قیامت مختلف نوعیت کی ہیں۔
بعض زمین سے تعلق رکھتی ہیں، جیسے:
خسف، خشک سالی وغیرہ۔ بعض ایسی ہیں
جن کا تعلق لوگوں سے ہے، جیسے: عورتوں کی
کثرت اور مردوں کی قلت۔ بعض کا تعلق
انسانی اخلاق سے ہے، جیسے: زنا کا پھیلنا۔
بعض وہ ہیں جن کا تعلق آسمان سے ہے،
انھی میں سے دھوئیں کا اٹھنا بھی ہے۔

- دھوئیں سے کیا مراد ہے؟
- کیا یہ علامت واقع ہو چکی ہے؟
- اس میں کیا حکمت ہے؟

اس کے علاماتِ قیامت میں سے ہونے کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ○ يَّغْشَى النَّاسَ ۗ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○﴾

''تو آپ اس دن کا انتظار کیجیے جب آسمان صاف دھواں لائے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا (کہا جائے گا:) یہ دردناک عذاب ہے۔ (کافر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھویں کی فرضی تصویر، یہ قرآن میں مذکور دھواں نہیں ہے۔

کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب ہٹا دے، بلاشبہ ہم ایمان لانے والے ہیں۔ان کے لیے نصیحت کیونکر ہوگی جبکہ ان کے پاس ایک کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آگیا۔“ [1]

آیت میں وارد ”دخان“ کے بارے میں علماء کے دو اقوال

① بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو قریش کو شدتِ بھوک کی شکل میں اس وقت پہنچا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعوت کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے بد دعا فرمائی تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھتے تو انھیں بھوک اور قحط کی وجہ سے دھوئیں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سلف صالح کی ایک جماعت نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ [2]

حضرت مسروق بن اجدع سے روایت ہے:

[1] الدخان 44:10-13. [2] أضواء البيان للشنقيطي، النحل 16:112.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’ہم ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص وہاں آیا اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن ! ایک قصہ گو یہ قصہ بیان کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ دھوئیں کی علامت جب ظاہر ہوگی تو کفار کی سانسیں بند ہو جائیں گی جب کہ مومنوں پر اس سے صرف زکام جیسی کیفیت طاری ہو گی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غصے کی حالت میں فرمایا: لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جسے کسی چیز کا علم ہو تو صرف اسے اپنے علم کے مطابق بیان کرے اور جسے کسی چیز کا علم نہ ہو وہ ’’اللّٰه أعلم‘‘ کہے۔ اس نے تمھیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ جب کوئی کسی بات کو نہ جانتا ہو تو اس کے بارے میں ’’اللّٰه أعلم‘‘ کہہ دے۔

﴿قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾

’’(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں تم سے اس (تبلیغِ دین) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف (بناوٹی کام) کرنے والوں میں سے نہیں۔‘‘ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ لوگ ان کی بات قبول نہیں کر رہے تو اللہ تعالیٰ سے ان کے بارے میں بددعا کی: «اَللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ» ’’اے اللہ! ان پر سات برس کا قحط بھیج جس طرح کہ یوسف علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا۔‘‘ [2] ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ’’انھیں ایسی قحط سالی نے آ پکڑا جس نے ہر چیز ختم کر دی۔

---

[1] صٓ 38:86. [2] یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انھیں اسی طرح مصیبت میں ڈالے جس طرح اہل مصر کو مصیبت میں ڈالا گیا تھا۔ ان کے سات برس خشک سالی اور قحط میں گزرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی کہ بھوک اور افلاس کی شدت کے باعث وہ چمڑے اور مردار کھانے پر مجبور ہو گئے۔ ان میں سے جب کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث اسے دھواں ہی دھواں نظر آتا۔“ [1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بھی قول ہے کہ پانچ چیزیں گزر چکی ہیں: (اللِّزام) [2] (الروم) [3] (البطشة) [4] (القمر) [5] (الدخان) [6].

② بہت سے علمائے کرام اس طرف گئے ہیں کہ ”الدخان“ ان علامات قیامت میں سے ہے جن کا ابھی انتظار ہے، تا حال وہ ظاہر نہیں ہوئیں اور وہ قربِ

---

[1] صحيح البخاري، الاستسقاء، حديث: 1007، وصحيح مسلم، صفة القيامة والجنة والنار، حديث: 2798. [2] ”اللِّزام“ سے مراد وہ عذاب ہے جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے: ﴿فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا﴾ (الفرقان 77:25) ”تم نے تکذیب کی ہے، سو اس کی وجہ سے عذاب تمھارے لیے لازم ہوگا۔“

[3] اشارہ ہے ان آیاتِ کریمہ کی طرف: ﴿الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِيٓ أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝﴾ (الروم 30:1-3) ”الٓمٓ۔ رومی مغلوب ہو گئے۔ قریب ترین سرزمین (شام و فلسطین) میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہوں گے۔“

[4] اشارہ ہے اس ارشادِ ربانی کی طرف: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝﴾ (الدخان 44:16) اور (البطشة الكبرىٰ) سے مراد غزوۂ بدر ہے۔

[5] اس فرمان باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝﴾ (القمر 54:1) چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی بات علاماتِ صغریٰ میں علامت نمبر (3) میں گزر چکی ہے۔

[6] صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4825، وصحيح مسلم، صفات المنافقين وأحكامهم، حديث: 2798.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت واقع ہوگی۔ یہ قول حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کریمہ سے متعلق قبل ازیں بیان کردہ احادیث سے استدلال کرتے ہوئے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔

بعض دیگر اہل علم نے ان اقوال میں تطبیق دینے کی کوشش کی ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ ''دخان'' دو ہیں: ان میں سے ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ظاہر ہو چکا ہے اور دوسرا اقربِ قیامت کو ظاہر ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہا کرتے تھے: ''دخان'' دو ہیں: ایک تو گزر چکا[1] اور دوسرا وہ ہوگا جس سے زمین و آسمان کا خلا بھر جائے گا۔ مؤمن پر تو اس کا اثر زکام جیسا ہوگا مگر کافروں کے کان اس سے پھٹ جائیں گے۔[2]

راجح قول یہی ہے کہ جس ''دخان'' کا یہاں ذکر ہے، وہ ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ وہ قربِ قیامت ہی کو ظاہر ہوگا۔ قرآنِ کریم کی آیت بھی اسی کی تائید کرتی ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○﴾

''آپ اس دن کے منتظر رہیں جب آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔''[3]

مطلب یہ ہے کہ آسمان میں ایک ایسا نمایاں اور واضح دھواں ظاہر ہوگا جسے ہر کوئی دیکھے گا۔

جہاں تک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا تعلق ہے کہ قریش اسے دیکھ چکے

1 یعنی جو دھواں قریش نے دیکھا تھا۔ 2 التذكرة للقرطبي: 655. 3 الدخان 44:10.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو قریش کو بھوک اور افلاس کی شدت کے باعث محض خیال ہوتا تھا کہ آسمان میں دھواں ہے لیکن وہ ان کا وہم تھا۔ یہ دھواں حقیقی ہوگا۔ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿يَغْشَى النَّاسَ﴾ یعنی وہ دھواں حقیقت میں لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور ارشادِ الٰہی: ﴿هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ جب دھواں انھیں پریشان کرے گا تو لوگوں سے کہا جائے گا کہ یہ دردناک عذاب ہے۔

''دخان'' کے بارے میں وارد احادیث

❊ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم آپس میں قیامت کا ذکر کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا گفتگو کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ ـــ الحديث»

''بلا شبہ وہ (قیامت) ہرگز قائم نہ ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو...... اور آپ نے دھوئیں اور دجال کا ذکر کیا...... الحدیث۔''[1]

❊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ،

[1] صحیح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، حدیث:2901.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ»

''چھ چیزوں کے واقع ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا دھوئیں کا ظاہر ہونا، یا دجال کا ظاہر ہونا، یا خروجِ دابہ، یا تم میں کسی کا خاص وقت (موت) آجانا، یا سب کے لیے واقع ہونے والا معاملہ (قیامت کا) قائم ہو جانا۔'' [1]

* حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں:

''ایک دن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انھوں نے کہا: میں رات بھر سو نہیں سکا حتی کہ صبح ہو گئی۔ میں نے پوچھا: کس لیے؟ کہنے لگے: لوگوں نے بتلایا ہے کہ دم دار ستارہ طلوع ہو چکا ہے، مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں دھواں نہ آپہنچا ہو، اسی خیال سے میں پوری رات نہ سو سکا۔'' [2]

اس اثر میں محلِ شاہد یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دخان سے اس لیے خوفزدہ ہوئے کہ یہ علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

[1] صحیح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حدیث: 2947. [2] تفسیر ابن کثیر، الدخان 44:10.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خروجِ دابہ

(عجیب الخلقت جانور کا نکلنا)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری زمانے میں فساد پھیلنے، برائیوں کے ظاہر ہونے اور لوگوں کے ان کا عادی ہونے کے سبب اچھے برے لوگ خلط ملط ہو جائیں گے حتی کہ مومن ومنافق اور مسلم وکافر کی پہچان مشکل ہو جائے گی۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ ایک جانور ظاہر کر دے گا۔

- دابہ کیا چیز ہے؟
- وہ کہاں اور کب ظاہر ہوگا؟
- اس کے ذمے کیا کیا کام ہوں گے؟

دابہ کا ذکر قرآن مجید میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ﴾

”اور جب ان پر (قربِ قیامت کے وعدے کی) بات پوری ہو جائے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، وہ ان سے کلام کرے گا۔ بے شک یہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“ [1]

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿تُكَلِّمُهُمْ﴾ کے ایک معنی یہ بیان کیے گئے ہیں کہ وہ ان سے مخاطب ہوگا اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ انھیں زخمی کرے گا۔ سعید بن جبیر،

---

[1] النمل 27:82.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاصم جحدری اور ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ کی قراءت (تَكْلِمُهُمْ، یعنی تَجْرَحُهُمْ) کہ وہ انھیں زخمی کرے گا، اسی معنی میں ہے۔"

اس دابہ کے اوصاف کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔

علامہ ماوردی اور ثعلبی نے اس کے اوصاف کے بارے میں بعض ایسی عجیب و غریب باتیں بیان کی ہیں جن کی کوئی دلیل نہیں ہے، یہ کہ اس کا سر بیل کے سر کی طرح ہوگا اور اس کے کان ہاتھی کے کانوں جیسے ہوں گے، وغیرہ۔

لیکن ہم اس کی جو صفات جانتے ہیں وہ یہ ہیں

- وہ حقیقت میں ایک جانور ہی ہوگا۔
- وہ لوگوں سے باتیں کرے گا۔
- وہ زمین سے نکلے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہاں سے نکلے گا؟

اس کے نکلنے کی جگہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔

ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اسی طرح نکلے گا جس طرح اللہ عز وجل نے خبر دی ہے لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے نکلے گا۔

دابہ کیا کرے گا؟

یہ جانور لوگوں سے کہے گا: ''لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔'' یہی بات اس ارشاد باری تعالیٰ میں بیان فرمائی گئی ہے:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ﴾

''اور جب ان پر (قربِ قیامت کے وعدے کی) بات پوری ہو جائے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، وہ ان سے کلام کرے گا۔ بے شک یہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے'' [1]

وہ لوگوں کو آگ سے داغے گا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ جانور نکلے گا اور لوگوں کی ناکوں کو داغے گا، پھر وہ سب تم میں گھل مل جائیں گے حتی کہ ایک شخص اونٹ خریدے گا اور کوئی اس سے پوچھے گا

---

[1] النمل 27:82.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربوں میں داغے جانے کا نمونہ، اسی طرح دابۃ الارض لوگوں کی ناک پر نشان لگائے گا۔ واللہ اعلم

کہ یہ اونٹ تم نے کس سے خریدا ہے؟ وہ کہے گا: ایک ایسے شخص سے جس کی ناک کو آگ سے داغ لگا ہوا تھا۔" [1]

- اس کے داغنے کی کیفیت کیا ہوگی اور یہ صورتِ حال کب تک جاری رہے گی؟
- کیا آنے والی نسلوں میں بھی یہ نشان باقی رہے گا؟
- جب دابہ لوگوں کو داغے گا تو حق باطل کے مقابلے میں واضح ہو جائے گا اور مومن کافر سے ممتاز ہو جائے گا، اس کے بعد کیا ہوگا؟

لوگ ایک عرصہ تک اسی حال میں رہیں گے، کچھ عرصے بعد لوگ ایک دوسرے کو اس طرح پکاریں گے: اے مومن، یا اے کافر۔

جب اللہ تعالیٰ قیامت قائم کرنا چاہے گا تو ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو مومنوں کی روحوں کو قبض کر لے گی کیونکہ قیامت صرف شریر لوگوں ہی پر قائم ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس کی مدت پوری کرے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ چالیس دن ہوں گے، چالیس ماہ ہوں گے یا چالیس برس ہوں

[1] مجمع الزوائد للهيثمي: 14/8، ومسند أحمد: 268/5.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے، پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، ان کی شکل وشباہت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ہلاک کر ڈالیں گے، پھر لوگ سات برس اس طرح گزاریں گے کہ کہیں بھی دو شخصوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان یا بھلائی موجود ہوگی۔ اگر تم میں سے کوئی کسی پہاڑ کی کھوہ میں بھی داخل ہو جائے گا تو یہ ہوا وہاں بھی اس کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد زمین پر صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کی شر انگیزی میں پرندوں کی سی تیزی ہوگی، انھیں نہ نیکی کا پتا ہوگا نہ برائی کا۔ ان کے پاس شیطان انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانو گے؟ وہ کہیں گے: تم کیا کہتے ہو؟ شیطان انھیں بتوں کی پوجا کی دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات مان لیں گے۔ ان کے پاس رزق کی خوب فراوانی ہوگی، زندگی خوب مزے سے گزر رہی ہوگی کہ اچانک صور پھونک دیا جائے گا۔ جسے بھی یہ آواز پہنچے گی، وہ گردن ایک جانب جھکا کر آواز سننے کی کوشش کرے گا تو دوسری طرف کو اوپر اٹھا لے گا۔ سب سے پہلے یہ آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔'' [1]

[1] صحیح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، حدیث:2940.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِّنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ -أَوْ قَالَ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ- مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ»

''اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ جس کے دل میں ایک دانے کے برابر، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا، یہ اس کی روح قبض کر لے گی۔'' [1]

اس ہوا کے چلنے کے بعد نیک لوگ ختم ہو جائیں گے، زمین پر صرف شریر رہ جائیں گے اور انھی پر قیامت قائم ہوگی۔

[1] صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 117.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ایک صبح سورج کے مشرق سے طلوع ہونے کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے سورج کو پیدا کیا ہے، وہ ہمیشہ مشرق ہی سے طلوع ہوتا آیا ہے مگر اس روز اچانک سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوگا اور جب ایسا ہو جائے گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا ذکر قرآن مجید میں

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۝﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا وہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا آپ کا رب آئے، یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں؟ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ کہہ دیجیے: تم انتظار کرو، بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔'' [1]

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بارے میں احادیث

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ»

''جب تین نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان میں کچھ بھلائی کے کام نہ کر چکا ہو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور زمین سے جانور کا نکلنا۔'' [2]

اس موقع پر توبہ کا دروازہ بند کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ایمان کے بہت سے پہلو ایمان بالغیب سے تعلق رکھتے ہیں مگر جب سورج مغرب سے طلوع ہو گیا تو وہ

[1] الأنعام 6:158. [2] صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 158.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان بالغیب نہ رہے گا بلکہ یہ فرعون کے اس ایمان کی طرح ہوگا کہ جب اسے غرق ہونے کا یقین ہو گیا تھا تو وہ ایمان لانے لگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، پس جب وہ طلوع ہو جائے گا اور سارے لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کسی بھی ایسے شخص کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہوگا، یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی کا کام نہ کیا ہوگا۔ قیامت اس حال میں قائم ہو گی کہ دو آدمیوں نے اپنا کپڑا پھیلایا ہو گا، وہ خرید و فروخت نہ کر سکیں گے اور نہ اس کپڑے کو لپیٹ سکیں گے کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ ایک شخص اپنے جانور کا دودھ دوہ کر لے جا رہا ہو گا اور وہ اسے استعمال نہ کر سکے گا کہ قیامت آ جائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہو گا، وہ اس میں اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک شخص نے لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہو گا، وہ اسے کھا نہیں سکے گا کہ قیامت رونما ہو جائے گی۔'' [1]

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سورج چلتا ہے

[1] صحيح البخاري، الرقاق، حديث: 6506.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی کہ عرش کے نیچے اپنے مستقر میں پہنچ جاتا ہے، پھر یہ سجدے میں گر پڑتا ہے اور اسی حال میں رہتا ہے حتی کہ اس سے کہا جاتا ہے: اٹھو اور جہاں سے تم آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ۔ وہ لوٹتا ہے اور اپنے معمول کے مطلع سے طلوع ہو جاتا ہے، پھر دن بھر چلتے چلتے عرش کے نیچے اپنے مستقر میں جا پہنچتا ہے اور سجدے میں گر پڑتا ہے۔ وہ اسی حال میں رہتا ہے حتی کہ اس سے کہا جاتا ہے: اٹھو اور جہاں سے تم آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ۔ وہ لوٹتا ہے اور اپنے معمول کے مطلع سے طلوع ہو جاتا ہے۔ ایک روز وہ چلے گا، لوگ اس میں کوئی نئی چیز نہیں دیکھیں گے حتی کہ وہ عرش الٰہی کے نیچے اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچے گا اور اس سے کہا جائے گا: اٹھو اور آج مغرب سے جا کر طلوع ہو جاؤ، چنانچہ وہ صبح کے وقت مغرب سے طلوع ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کب ہو گا؟ یہ اس وقت ہو گا جب کسی ایسے شخص کو ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہو گا یا جس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہیں کیے ہوں گے۔“ [1]

* حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْأُخْرٰى عَلٰى إِثْرِهَا قَرِيبًا»

”سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہو گی، وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

[1] صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 159.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چاشت کے وقت دابہ کا لوگوں کے لیے نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے فوراً بعد ظاہر ہو جائے گی۔''[1]

ایک اشکال اور اس کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہوگی، وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابہ کا نکلنا ہے، جب کہ دیگر روایات میں دجال کے خروج یا امام مہدی کے ظہور کو قیامت کی سب سے پہلی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ تو دونوں حدیثوں کے درمیان تطبیق کیسے ہوگی؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو بات تمام روایات کی روشنی میں راجح نظر آتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ بڑی علامات جو زمین کے رہنے والوں کے احوال کو بدل کر رکھ دیں گی، ان میں سب سے پہلی علامت خروج دجال ہوگی اور یہ علامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ وہ علامات جن کا تعلق بالائی نظام کی تبدیلی سے ہوگا، ان میں سب سے پہلے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ ان علامات کا اختتام قیامت کے قائم ہونے سے ہوگا۔ غالباً خروجِ دابہ بھی اسی روز واقع ہوگا جس دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

[1] صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حديث:2941.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرٰى عَلٰى إِثْرِهَا قَرِيبًا»

''سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہوگی، وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابہ کا لوگوں کے لیے نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو گی، دوسری اس کے فوراً بعد ظاہر ہو جائے گی۔'' [1]

علامات قیامت سے پہلے پہلے نیک اعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِالدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ»

''چھ چیزوں کے واقع ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو:

[1] فتح الباري شرح صحيح البخاري، الرقاق، حديث:6506، ۱۱/۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا دھوئیں کا ظاہر ہونا، یا دجال کا ظاہر ہونا، یا خروج دابہ، یا تم میں سے کسی کا خاص وقت (موت) آجانا، یا سب کے لیے واقع ہونے والا معاملہ (قیامت کا) قائم ہو جانا۔‘‘ [1]

[1] صحيح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، حديث:2947.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی سب سے آخری علامت اور نشانی یہ ہوگی کہ یمن کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ارضِ محشر (شام) کی طرف لے جائے گی اور انھیں وہاں جمع کرے گی۔

- یہ آگ کیسی ہوگی؟
- یہ کس طرح نکلے گی؟
- کہاں سے نکلے گی؟
- اور اس کے بعد کیا واقعات ہوں گے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آگ کے بارے میں وارد احادیث

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ»

"بلاشبہ وہ (قیامت) قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو: آپ نے ذکر فرمایا: دھواں، دجال، خروجِ دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، خروج یاجوج و ماجوج، تین جگہ زمین کے دھنسنے کے واقعات، یعنی مشرق میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا اور جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنس جانا۔ سب سے آخر میں جو علامت ظاہر ہوگی، وہ یمن کی طرف سے نکلنے والی ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف لے جائے گی۔" [1]

[1] صحیح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حدیث:2901.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت میں اس طرح ہے:

«نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرَةِ عَدْنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ»

''ایک آگ عدن کے دور دراز علاقے سے نکلے گی جو لوگوں کو چلائے گی۔'' [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَتَخْرُجُ نَارٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمُوتَ، أَوْ مِنْ حَضْرَمُوتَ تَحْشُرُ النَّاسَ. قَالُوا: فَبِمَ تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُم بِالشَّامِ»

''روزِ قیامت سے قبل بحیرہ حضرموت سے یا حضرموت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: (ان حالات میں) آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ملک شام میں رہائش اختیار کر لینا۔'' [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں جنھیں ایک نبی کے سوا کوئی جان ہی نہیں سکتا: قیامت کی پہلی علامت کیا ہوگی؟ اہل جنت کا

[1] صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، حديث:2901. [2] مسند أحمد:53/2، وهو حديث صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ وہ کیا سبب ہوتا ہے جس کے باعث بچہ اپنے والد یا اپنے ماموؤں (ماں) کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی جبریل نے مجھے ان چیزوں کے بارے میں بتلایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے: یہ فرشتہ تو یہودیوں کا دشمن ہے۔[1] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی۔ اہل جنت کا پہلا کھانا وہیل مچھلی کے جگر کا کنارہ ہوگا۔ جہاں تک بچے کی مشابہت کا معاملہ ہے تو مرد جب عورت سے جماع کرتا ہے اور اس کا پانی عورت کے پانی پر سبقت لے جاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی سبقت لے جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔[2]

---

[1] ایک دفعہ یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہر نبی کے پاس ایک فرشتہ آسمان سے خبریں لے کر آتا ہے، ہمیں بتائیے کہ آپ کے پاس کون آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل۔ کہنے لگے: وہ جبریل جو عذاب، لڑائی اور جنگ لے کر آتا ہے، وہ تو ہمارا دشمن ہے۔ اگر آپ میکائیل کہتے تو اچھا تھا کیونکہ وہ رحمت، نباتات اور بارش لے کر نازل ہوتا ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ○﴾ (البقرة2: 97, 98) ”(اے نبی!) کہہ دیجیے: جو کوئی جبریل کا دشمن ہے تو اُسی نے اِس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر نازل کیا ہے، یہ اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئی اور مومنوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔ جو کوئی اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے تو بے شک اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔ [2] صحيح البخاري، أحاديث الأنبياء، حدیث: 3329.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اشکال اور اس کا ازالہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، فَأَيُّهُمَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرَى فَالْأُخْرَى مِنْهَا قَرِيبٌ»

''سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہوگی، وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابہ کا لوگوں پر نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے بعد قریب ہی ہوگی۔''[1]

علاماتِ قیامت کے سلسلے میں جو ترتیب پہلے گزر چکی ہے، اس کی اس حدیث کے ساتھ موافقت کیسے ہوگی؟

اس حدیث سے مراد قیامِ قیامت کی علامات ہیں اور اس کی تائید بخاری کی دوسری روایت کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے: «مَا أَوَّلُ أَمْرِ السَّاعَةِ؟» یعنی قیامِ قیامت کی ابتدا کیسے ہوگی؟

تنبیہ

یہ آگ جو لوگوں کو حشر کے لیے اکٹھا کرے گی، اس آگ کے علاوہ ہوگی جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ارض حجاز میں ظاہر ہوگی اور جس سے بصری کے

[1] صحیح مسلم، الفتن و أشراط الساعة، حدیث:2941.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔وہ آگ ساتویں صدی ہجری میں ظاہر ہو چکی ہے اور یہ قیامت کی علاماتِ صغریٰ میں سے ہے۔[1]

آگ لوگوں کو کیسے اکٹھا کرے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لوگوں کو میدانِ حشر میں تین طریقوں سے لایا جائے گا۔ کچھ رغبت اور خوف سے آئیں گے۔ کچھ ایک اونٹ پر دو دو، تین تین، چار چار یا دس دس افراد ہوں گے۔ باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی ۔ جہاں وہ قیلولہ کریں گے، آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرا کرے گی اور جہاں وہ رات گزاریں گے، آگ بھی وہاں رات گزارے گی۔جہاں وہ صبح کریں گے ، آگ بھی وہاں صبح کرے گی اور جہاں شام کریں گے، آگ بھی وہاں شام کرے گی۔[2]

مطلب یہ ہے کہ اس آگ کا مقصد لوگوں کو جلانا نہیں ہوگا بلکہ انھیں محض شام میں واقع ارض محشر کی طرف چلانا ہوگا۔ جب لوگ تھک جائیں گے اور قیلولہ یا نیند کے لیے رکیں گے، اس وقت آگ بھی رک جائے گی لیکن جب قیلولہ سے بیدار ہوں گے تو آگ بھی انھیں لے کر چل پڑے گی حتی کہ انھیں شام میں پہنچا دے گی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لوگ روز قیامت تین گروہوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ تو

---

[1] یہ بات علامت نمبر (13) میں گزر چکی ہے۔ [2] صحیح مسلم، الجنة ونعیمها، حدیث: 2861.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پُرامید، کپڑے پہنے ہوئے سواریوں پر سوار ہوگا۔ دوسرا گروہ ایسا ہوگا جو کبھی چلے گا کبھی دوڑے گا اور تیسرا گروہ ایسا ہوگا جسے فرشتے ان کے چہروں کے بل گھسیٹ کر لائیں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: ان دو گروہوں کو تو ہم نے معلوم کر لیا مگر یہ کون ہوں گے جو کبھی چلیں گے اور کبھی دوڑیں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سواریوں پر ایسی آفت بھیجے گا کہ کوئی سواری باقی نہیں بچے گی حتی کہ ایک شخص جس کا ایک خوش نما باغ ہوگا، اسے ایک چھوٹے کجاوے والی عمر رسیدہ کمزور اونٹنی دی جائے گی مگر وہ اس پر سوار نہ ہو سکے گا۔'' [1]

[1] مسند أحمد: 164/5، وسنن النسائي: 2088، وهو حديث صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس کتاب کی تکمیل کے لیے سہولت اور اعانت سے سرفراز فرمایا، میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ اس کتاب کو نفع بخش بنائے اور اس کے بارے میں نیت کو محض اپنی ذات پاک کے لیے خالص کر دے۔

میری خواہش تھی کہ میں علاماتِ قیامت کو جدید اور پُرکشش اسلوب میں پیش کروں تا کہ قاری کو گرانقدر فائدہ حاصل ہو۔ اُمید ہے کہ میری تمنا پوری ہوئی اور مجھے اپنے ارادے کی تکمیل کی توفیق میسر آ گئی ہے۔

اس کتاب کے قارئین کرام کے لیے یہ بہت خوب صورت بات ہوگی کہ وہ اس کے مطالعے کے بعد اپنی رائے یا ملاحظات یا اپنا نقطۂ نظر تحریر کر کے میرے ای میل ایڈریس پر یا SMS کے ذریعے سے ارسال فرمائیں۔ میں ان کے لیے بے حد ممنون اور غائبانہ طور پر دست بدعا ہوں گا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو توفیق فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمٰن العریفی
استاذ عقیدہ و معاصر اُدیان و مذاہب
شاہ سعود یونیورسٹی۔ ریاض

رکن سپریم کمیٹی برائے اسلامی ذرائع ابلاغ
ای میل: arefe5@yahoo.com
موبائل: 0096650584514O

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے حالات بہت تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے واقعات اور خطرناک حادثات کا ایک سیل رواں ہے جس نے انسانیت کو اپنی زد میں لے رکھا ہے۔ برائی کی قوتیں روز بروز طاقت ور ہوتی جا رہی ہیں۔ ہر زبان پر ایک ہی سوال ہے، کیا دنیا کا انجام قریب ہے؟!

ہر سوچنے سمجھنے والا انسان اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے سرگرداں ہے۔ روز نئی پیشین گوئیاں شائع ہوتی ہیں، قیامت آنے کی تاریخیں تک دی جاتی ہیں اور گزر جاتی ہیں۔ سوال تشنۂ جواب ہی رہتا ہے۔

اس کائنات میں صرف اللہ کے رسول ﷺ کی ہی ہستی ہے جو صادق و مصدوق ہیں۔ انہوں نے جو کچھ بیان فرمادیا وہ عین حق اور سچ ہے۔ آپ ﷺ نے جو پیش گوئیاں فرمائیں وہ حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔

اس کتاب میں آپ ﷺ کی سچی پیش گوئیاں صحیح اور مستند کتب سے حاصل کر کے خوبصورت ترتیب سے بیان کی گئی ہیں۔ مستقبل کا ہر نقش واضح ہے۔ آنے والے واقعات کی تصویر قاری کی آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مہلک ترین فتنوں کے درمیان عافیت اور سلامتی کے اس راستے کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے جس پر چل کر ہر انسان منزل پر پہنچ سکتا ہے۔

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ